MILTON'S
SAMSON AGONISTES
IN URDU

شمسون محزون

از

علی چرن صدار ٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر مدارس

لاٹوش روڈ لکھنؤ

سنہ ۱۹۲۶ء

باہتمام سرکار بہادر مالک مطبع

بزنس پبلشنگ پریس لاٹوش روڈ لکھنؤ

میں چھپ کر شایع ہوا

شمسون محزون

دیباچہ

سیمسن اگونسٹس مصنفہ ملٹن شاعرِ جادو بیانِ انگلستان کا ترجمہ شمسون محزون ایک ٹریجڈی یا شوک ناٹک یا ڈراما اندوہ و غم ہے۔ جو کہ پرنصیحت اور اخلاقی تعلیم کیلئے نہایت مفید ہے اس ٹریجڈی مین مذکورۂ ذیل اشخاص کا ذکر آیا ہے:-

۱- شمسون - یہ بنی اسرائیل کا ۲۰ سال تک قاضی رہا۔ اس کا تذکرہ مقدس بائبل کی قاضیونکی کتاب کے ۱۳ لغایت ۱۶ باب مین پایا جاتا ہے اوسی سے یہ ٹریجڈی ماخوذ ہے۔ خاص کر اوس کے آخری وقت کا اس مین تذکرہ ہے۔ اوس نے عہدِ خدا کی شرط کو توڑ دیا۔ اس لئے نابینائی اور سخت تکالیف مین گرفتار رہا۔ آخر کار تائب ہوکر اپنے دشمنون سے انتقام لیا اور خود بھی اون کے ساتھ ہلاک ہوا۔

۲- منوحہ - یہ بنی اسرائیل کے قبیلۂ دان کا ایک بزرگ شخص اور شمسون کا باپ تھا۔ اس کی لاولدی پر رحم کھاکر خدائے کریم و رحیم نے اسے ایک فرزند عطا فرمایا جس کا نام اوس نے شمسون رکھا جس کے شمس معنے ہین۔

۳- دلیلہ - یہ ایک فلسطی قوم کی عورت تھی۔ یہ وہ قوم تھی جو کہ بنی اسرائیل کی سخت دشمن تھی۔ شمسون اوس پر عاشق ہوا اور آخرِ کار اوسے اپنے نکاح مین لایا۔ یہی عورت اوس کی تخریب کا باعث ہوئی اسی نے فلسطیون سے ۵۵ ہزار روپیہ لے کر اوسے گرفتار کروایا۔ اونھون نے اوس کی آنکھین نکال ڈالین اور قیدخانۂ عام مین رکھا۔ جہان اوسے چکی پیسنے کا کام دیا گیا۔ اسی حالتِ زار کا بیان اس ٹریجڈی مین ہے۔

۴- ہرافہ یا ہرفہ - یہ ایک فلسطی قوم کا پہلوان ساکن جات یا گات تھا۔ یہ ایک فرضی شخص ہے۔ بائبل مین اس کا تذکرہ کہین نہین ہے۔ رافہ کے معنی بہ زبان عبرانی دیو یا ہیکل یا پہلوانِ قوی ہیکل ہے۔

۵- ایک افسر - یہ شمسون کو ردّ و قدح کے بعد فلسطیون کے جلسہ مین لے جاتا ہے - تاکہ وہان اوس کی تضحیک کیجائے -

۶- قاصد یا خبر لانے والا - یہ فلسطیون اور شمسون کی ہلاکت کی خبر وحشت اثر لاتا ہے -

۷- احباب - یہ شخص قبلۂ دان کے معزز اصحاب اور شمسون کے اہل برادری و دوست ہین - انکی دوستانہ اور ہمدردی کی باتین ہین - اون کی باتون سے صبر برنانے الٰہی و خدا پرستی کا اظہار ہے -

سین یا مقام وقوع عزہ یا غازہ کے جیلخانہ کا میدان ہے - غازہ فلسطیون کا ایک خاص شہر تھا -

شمسون بہ حالت نابینائی و قید عزّہ کے جیلخانہ مین ہے - یہان بہ طور غلام اوسے چکی پیسنا پڑتی ہے - چونکہ قومی خوشی اور تعطیل کار وز ہے - لہذا قیدیون کو بھی کام سے مہلت ملی ہے - وہ بھی فرصت پاکر جیلخانہ کے قریب ایک تنہائی کے مقام مین آتا ہے - تاکہ تنہائی مین اپنی حالت زار پر غم کرے - اسی وقت مین اوسکے چند احباب جو اوسکے اہل برادری اور فرقۂ دان کے معزز اشخاص ہین ماتم پرسی کرنے اور اوسے تسلی دینے آتے ہین اسی اثنا مین اوس کا باپ منوحہ بھی آتا ہے - اور ہر طرح اوسے تسلی دینے کی کوشش کرتا ہے اور اوسے بتلاتا ہے - کہ بہ عوض زر فدیہ اوس کی آزادی و رہائی کے انتظام کے کرنے کا ارادہ ہے - اور خبر دیتا ہے کہ دجون (فلسطیون کا دیوتا) کی حمد و ثنا اور شکر گذاری کا دن ہے کیونکہ اون کا خیال ہے کہ اس دیوتا نے انھین شمسون سے نجات بخشی - شمسون کا والد منوحہ اس بات پر نہایت درجہ کا افسوس ظاہر کرتا ہے کہ اوس کے بیٹے شمسون کے افعال کے باعث یہوواہ یعنے خدائے ازلی و ابدی کے نام کی تکفیر اور فلسطیون کے بت دجون کی تکریم ہوئی - یہ اوس کے خاندان کے لئے باعث ننگ و عار ہے اس کے بعد منوحہ چلا جاتا ہے تاکہ فلسطیون کے سرداروں سے بہ عوض زر فدیہ شمسون کی رہائی کا انتظام کرے - اسی وقت شمسون کے پاس اوسکی بیوی دلیلہ آتی ہے - وہ اوس کی مصیبت پر افسوس ظاہر کرتی ہے - اور معافی کی خواستگار ہے - مگر شمسون اوس کی بے وفائی و عیّاری و ریاکاری اوس پر ظاہر کرتا ہے

اور وہ خفا ہوکر وہان سے چلی جاتی ہے۔ اوس کے جانے کے بعد حرفہ ساکن جات جو فلسطی قوم کا ایک سردار تھا آتا ہے۔ تاکہ اوسے فلسطی جلسہ مین جہان فلسطی دجون کی حمد وثنا کرنے اور خوشی منانے جمع تھے لے جاے۔ شمسون جانے سے انکار کرتا ہے۔ اس کے بعد ایک اور افسر اوسے لے جانے کیلئے آتا ہے۔ مگر شمسون پھر بھی نہیں جاتا ہے۔ تیسرا افسر دوبارہ آتا ہے۔ اور دھمکانے سے بھی کام لیتا ہے۔ اس سے شمسون خائف تو نہیں ہوتا ہے۔ مگر اندرونی تحریک جسے وہ من جانب اللہ سمجھتا ہے اوسے مجبور کرتی ہے کہ اوس کے ساتھ چلا جائے پس وہ جاتا ہے۔ مگر اوس کے احباب وہین رہتے ہین۔ اوس کا باپ خوش خوش آتا ہے اور بیان کرتا ہے کہ مجھے امید ہے کہ زر فدیہ دے کر اپنے بیٹے کے لئے رہائی حاصل کرونگا
اسی اثنا مین ایک عبرانی (یہودی) قاصد آتا ہے۔ اور یہ پریشان حالی بیان کرتا ہے کہ جس عمارت مین فلسطی جمع تھے اور جہان شمسون اون کے ارشاد کے بموجب تماشہ کر رہا تھا۔ اوسی عمارت کے اون ستونون کو جس پر اوس کا دار و مدار تھا۔ اوس نے اپنے دونون بازؤن سے پکڑ کر گرا دیا۔ اس سے صدہا فلسطی زن و مرد مر گئے اور وہ بھی اون کیساتھ فوت ہوا۔ اوس نے جان دے کر اپنی آنکھون کے پھوڑے جانیکا انتقام لیا۔ اور خداے قادر مطلق کے نام کی تکفیر کو تعظیم و تکریم و تمجید سے مبدل کیا۔ اور دجون کی تعظیم و تکریم کو تذلیل سے بدلا۔ اس طرح اس ٹریجڈی کا اختتام ہوا۔

حمد

حمدِ خدا کیا کرو واجب حمد ہے وہی / مالکِ ملک ہے وہی اوسکی ہر اک ہے شی

حمدِ خدا کر آسمان وہی ہے خالقِ جہان / گرچہ بلند تو بہت تجھہ پہ ہے اوسکو برتری

شمس تو اوسکی حمد کر جسنے تجھے دیا ہے نور / چشمۂ نور تیرا وہ تو جو ہے شاہِ خاوری

حمد تو اوسکی کر قمر نور لطیف تیرا ہے / تیرا وجود اوس سے ہے اوس سے ہے تیری چاندنی

اوس سے ہین کوکبِ خوش نما حمدِ خدا کرین وہ سب / نور ہے اون کا جلوہ گر رات کی جسکہ تیرگی

حمد کر اوسکی اے ہوا اوس سے ترا ہے زور و شور / آندھی تری ہے پر غضب جس سے جہان مین ابتری

حمد کرین بلوط سب جو کہ شجر کے شاہ ہین / سجدہ مین جھکتے ہین وہ سب یہی ونکی بندگی

سارے شجر نبات سب حمدِ خدا مین کر رہے / جتنے ہین سب ہین خوش نما دل کی ہمارے خوشی

حمد کرین چرند سب جو کہ ہین دولتِ بشر / فائدہ مند ہے بہت اون کی بشر کو زندگی

حمد کرین پرند سب نغمہ سرا ہون جا بجا / گونج اوٹھے جہان سب نغمہ سرائی ہو بڑی

کیڑے مکوڑے جتنے ہین حمدِ خدا کرین وہ سب / اون کے پرون پہ ہین بہت نقش ہاے زرگری

حمدِ خدا تو کر بشر برتر و اعلیٰ ہے تو ہی / فہم و ذکا و عقل و ہوش حق نے دیا تجھے سبھی

یہ ایک انگریزی نظم سے ماخوذ ہے

شاہ و گدا و مرد و زن حمدِ خدا کیا کرین مُد
نعمتین حق نے ہمکو دین اوس نے ہمین نجات دی

شمسون مخزون

شمسون یہان سے مجھ کو لے چل اب یہان تک
جہان پر دھوپ بھی ہو اور سایہ
جہان مین جا یا کرتا ہون ہمیشہ
یہان پر کچھ نہین راحت مجھے ہے
تعفّن سے بھرا ہے جیل خانہ
بہت سیلن ہے جس سے دل تلک سرد
ہوا بھی مثل میرے ہے یہان قید
ہے جیسے جسم میرا تیرہ و تار
اسی صورت یہ ہے زندان تاریک
مگر اس جا نسیم صبح آتی
بس اب تو جا کہ دل خوش یان کرونمین
فلسطی قوم کا دن ہے خوشی کا
ہے اس باعث ہر اک کو آج چھٹی
یہان آیا ہون کچھ آرام کرنے
بدن کو گرچہ مل جائے گی راحت
کرین پھر جس طرح حملہ کسی پہ
ہٹائے وہ مگر پھر بھی وہ آئین
خیالات اس طرح مجھ کو ستاتے
پرانے وقت کو آگے وہ لاتے
تولّد کی مرے حق نے خبر دی
رہے میری آنکھ کی جا لے گمان تو
یہان کی ہے ہوا ہر طرح تازہ
مجھے ملتا ہے جب موقع ذرا سا
مجھے تکلیف دہ ہے یان پہ ہر شئے
یہ مشکل زندگی کا یان ٹھکانا
تعجّب کیا کہ ہوتا جاتا ہون زرد
اوسے زہریلا کرتی ہے گمان قید
ہے جس سے میری ہر وہم حالت زار
یہ میرے حال کے مانند ہے ٹھیک
بہارِ تازہ یان ہے مجھ کو بھاتی
ذرا سی دیر راحت دل کو دون مین
دجون[1] کے شکر کا اور بندگی کا
اسی سے مل گئی راحت مجھے بھی
اکیلے صبح سے مین شام کرنے
نہ ہرگز دل کو ہوگی استراحت
کرین اندوہگین اوس کو سراسر
وہ کاٹین اور اوسے بے حد ستائین
ہٹاتا ہون مگر پیہم وہ آتے
مری موجودہ حالت وہ دکھاتے
مری مان کو وساطت سے ملک کی

[1] دجون فلسطینوں کا دیوتا تھا اسکا اوپر کا حصہ انسان کی شکل رکھتا تھا اور نیچے کا حصہ مچھلی کی شکل کا تھا اسموئیل ۵ ۴ + فردوس گم شدہ جلد اول شعر ۴۶۳ لغایت ۴۶۴

ہو قربان گاہ کے شعلہ کے ہمراہ
یقین تھا کہ اب رحمت خدا کی
ہے قوم منتخب[2] پر ہونے والی
ہدایت پرورش کے بارہ مین تھی
ہو مجھ سے قوم کی خاطر بڑا کام
مگر اب ہو گیا یہ حال میرا
مین نامختونون[3] کا قیدی ہوا ہون
مری آنکھون کو ظالم نے نکالا
ذلیلون سے ہے ذلت ہر زمان یان
وہ دق کرتے ہین اور مجھ کو چڑھاتے
پڑا یان پر مین چکی پیتا ہون
مری حالت ہے یان حیوان سے بدتر
رہائی دینے والا قوم کا تھا
فلسطی قوم کا اب مین ہون قیدی
مری بابت جو تھی یہ پیش خبری
ہوئی پوری نہ ہرگز حیف صد حیف
سراسر اس مین میری ہی ہے تقصیر
کیا رازِ خدا کو مین نے افشا
مین بس مین ہو گیا ایک سیمتن کے
ہوا مجبور ضد سے اوسکی یان تک
بتایا زور کس شے مین نہان تھا
وفاداری کا گیسو[1] ہی نشان تھے
کہ جیسے عدن مین ممنوعہ پھل تھا

گیا خلد بریں کو نزدِ اللہ
عنایت اور بخشش کبریا کی
وہ پائے گی رہائی اور بحالی
مری نسبت تھا مطلب حق کا یہی
بزرگی پائے خالق کا سدا نام
نہین یہ حال ہو ہرگز کسی کا
مین زندان مین مصیبت جھیلتا ہون
اندھیرا ہو گیا میرا اُجالا ؛
سراسر عادونون مین اپنی شیطان
مجھے ہر طور سے ہر دم ستاتے
نہین مین جانتا کیسے رہا ہون
غلامون سے بری حالت سراسر
بدن مین زور تھا بے مثل میرا
مجھے حاصل نہین ہرگز رہائی ؛
کہ دونگا قوم کو اپنی رہائی
ہوئے سرزد مجھی سے کار بد حیف
ہے واجب جو خدا دے مجھ کو تعزیر
ہوا اس کے سبب یہ حال میرا
ہوا ادراک ہے ہے! اور مجھ سے
نہی بد باطنی پر اوس کی لا شک
مرے گیسو مین پنہان بے گمان تھا
اطاعت کا ثبوت اک بے گمان تھے
وہ انسان کیلئے یکسر اجل تھا

[2] بنی اسرائیل یا قوم یہود کیونکہ خدا نے اس قوم کے بزرگ حضرت ابراہیم کو برگزیدہ کیا تھا۔ اور انکی اولاد قوم یہود کو اپنی خاص امت ٹھہرایا۔

[3] فلسطیون۔ جن کا ختنہ نہین ہوا تھا یہودی غیر اقوام کو بطور حقارت نامختون کہتے تھے فلسطی فلسطین کی ایک غیر یہودی قوم تھی۔

[1] شمسون نذیر تھا بموجب شریعت موسوی نذیرون (دیکھو صفحہ ۷)

اوسے حوا نے آدم کو کھلایا
وہی کام اب دلیلہ نے کیا ہے
مرا سر ران پہ رکھ کر سلایا
مجھے تکلیف و ذلت ہر طرح دی
کیا نابینا جس سے ہون مین محتاج
ہے راحت جسم کو دل کو نہ ہے چین
مین بچتا تا ہون پر اس سے نہ حاصل
بلا حکمت کے کچھ بھی ہے نہین زور
اوسے کرتی ہے حکمت بالیقین زیر
رکھا کیون انحصار نہ ور موپر
مگر خاموش ایسی باتین ست بک
وہ قوت واسطے میرے تھی لعنت
اگر ماتم کرون مین زندگی کیسے
ہے نابینائی کی آفت سے دل تنگ
ہے بہتر قید اس سے اور فلاکت
ہے اول نور خلقت مین بلا شک
فضیلت نور کو ہر شے پہ حاصل
کسی شے سے مجھے راحت نہین ہو
مین انسان اور حیوان سے ہون بدتر
اگرچہ رینگتے پھر دیکھتے ہین
ہے نابینائی اور اعدا کا ہر ساتھ
فریب اور چال بازی اور شرارت
مین زندہ ہون کہ ہون مین نیم مردہ

وہ اون کے واسطے تھا ہو گیا
گنہ کر و اسکے مجھ سے دکھ دیا ہے
اوسے سنڈ و اسکے آخر کو ستایا
بدی یا سب سے بڑی جو کی وہ یہ تھی
ملا اب خاک مین قوت کا وہ تاج
مجھے دیتی نہین ہے کوئی شے چین
تسلی کچھ نہین پاتا مرا دل
ہے نقصان دینے والا بالیقین زور
بلا حکمت کے کچھ بھی ہے نہین شیر
رہے خطرہ کی حالت مین سراسر
غرور کرتا ہے سب اچھا بلا شک
بیان کرنے سے باہر ہے مصیبت
مقابل مین مرے دکھ کے ہین کمتر
مقابل اسکے اور آفت ہے یا تنگ
بڑھاپے کی بھی بہتر اس سے آفت
رسائی اوس کی ہر شے ہے نہ کچھ شک
وہی نور اب ہوا ہے مجھ سے زائل
ہے میرے واسطے تاریک ہر شے
ہین خوشتر مجھ سے کیڑے بھی سراسر
وہ خوش حالی مین البتہ پڑے ہین
مری راحت سراسر اون کے ہی ہاتھ
بڑھاتی ہر زمان میری مصیبت
ہے مردہ سے بھی بدتر حال میرا

بقیہ مضمون (صفحہ ۹) کے سر بیان جب تک کہ نہ نذیر مین خواہ زندگی بھر نہین مونڈے جاتے تھے شراب وغیرہ کا استعمال نہین کرسکتے تھے۔ اور اونکے سر کا چھونا وغیرہ بھی ممنوع تھا

ہے گرچہ دوپہر تو بھی اندھیرا
اندھیرا ہان اندھیرا ہان اندھیرا
ہے میرے واسطے سورج اندھیرا
نہ آئے گا نظر مجھ کو اجالا ؛
خدا کے حکم سے تھا نور پیدا
ہوا اک نقطۂ کن سے وہ ہویدا
ہین اوس سے کس لئے محروم اب ہون ؟
تسلی اپنے دل کو کس طرح دون
خدا خود نور ہے اس مین نہین شک
ضرورت مین نہ اسکی بالیقین شک
ضرورت روح کو اور جان کو اسکی
ہے قایم اس سے اپنی زندگی بھی
رکھا کمزور آنکھون مین یہ ہے نور
ذرا سے صدمہ سے ہو سکتا ہے دور
نہ کیون معمور اس سے جسم رہتا
کہ جب تک جسم رہتا یہ بھی رہتا
نہ آنکھین پھوٹنے سے جاتا رہتا
نہ ہوتا زیست بھر پھر کوئی اندھا
مین ہون مردہ مرا یہ جسم ہے قبر
بھلا آسکتا دل کو کس طرح صبر ؛
نہین مانند مردہ دکھ سے آزاد
ہر اک ساعت مین ہون ناشاد و برباد
ہین ایذا ہائے دشمن ہائے زندان
مری اس زیست سے ہے جان حیران
یہ کس کے آنے کی آتی ہے آواز
ستانے والے ہون گے پر نہ دمساز
ستائین چھیڑین اور ٹھٹھا کرین یہ
اذیت ہر طرح سے مجھ کو دین یہ
ہے تسلیم و رضا اب میرا شیوہ
خدا سے ہو گا بیڑا پار میرا

احباب (وہ آپس مین اسطرح کہنے لگے)
کہ حیرت ہمین دیکھ کر ہے اسے
مگر ہم یکایک نہین جائین پاس
ہے دل دیکھ کر اوسکو ازحد اداس
ہے اس مین نہایت تبدل ہوا
گمان و یقین جس کا ہرگز نہ تھا
وہ بیٹھا ہے مایوسی کے حال مین
تاسف اوسے دیکھ کر ہے ہمین
پھٹا اور میلا ہے اوس کا لباس
ہے ذلت کی حالت مین وہ بے قیاس
یہ ہے کیا وہ شمسون عالی وقار؟
جوان مرد و شیر افگن و نامدار
یہ ہے کیا وہ رو مین تن و پیلتن؟
وہ شیر ژیان صفدر و صف شکن
نہ انسان کی طاقت نہ حیوان کی
مقابل مین اوسکے کبھی کچھ نہ تھی

کہ جون بکری کے بچے کو پھاڑے شیر
لگی شیر کے مارنے مین نہ دیر

وہ فوج فلسطی پہ غالب ہوا
اوسے اوس نے از حد پریشان کیا

فلسطی تھے از حد مسلح جوان
تنومند و زور آور و پہلوان

زرہ بکتر و خود پہنے تھے وہ
تھے محفوظ الماس و آہن سے وہ

سپر اور شمشیر و گرز گران
تبر اور نیزہ و تیغ و کمان

لئے تھے تھا شمسون نہتّھا جوان
خداداد قوت کی اوس نے عیان

اونھین جو مسلح تھے اور اونکی بھی
بہ شدت کیا قتل یکبارگی

ملی خاک مین یک بہ یک اونکی شان
زرہ بکتر و خود و تیغ و کمان

ملے خاک مین اونکی لاشون کیساتھ
ہزیمت بجز کچھ نہین آیا ہاتھ

بھاد گئے بھاگ ہتھیار چھوڑ
لڑائی کی جانب سے منھ اپنا موڑ

کہ جسطرح آندھی سے پتّے اڑین
اڑا لیگیا خوف وان سے اونھین

گدھے کا تھا جبڑا فقط ہاتھ مین
سوا اس کے اور کچھ نہ تھا ساتھ مین

کئے قتل اک دم مین وان اک ہزار
جو شہزور تھے اور تھے نابدار

ہے رابات[1] لاحی اوسی جاکا نام
ہے مشہور حد درجہ تک وہ مقام

وہ عزہ[2] مین جس وقت محصور تھا
بہ ظاہر مقید تھا مجبور تھا

وہ دروازہ اور اوسکی چوکھٹ کو بھی
(دکھا کر کے قوت عجب طرح کی)

اوٹھا کر کے جسرون تک لے گیا
اور ایک کوہ پر جاکے اونکو رکھا

ہون کس کے لئے پہلے ہم سوگوار
ہے دو باتون سے دل بہت بیقرار

تری قید اور اندھاپن بالیقین
مصیبت وہ ہین جن کا ثانی نہین

ہے زندان تاریک تیرا بدن
ہے جس سے شب و روز رنج و محن

غرض قید دو مین گرفتار ہے
اسی وجہ حد درجہ ناچار ہے

غرض جسم اور روح ہے قید مین
یہ دو باتین ہین جن سے دکھ ہے ہمین

شب و روز یکسان ترے واسطے
نہین نور سے کام ہرگز مجھے

[1] قاضیون ۱۵-۱۷
[2] ایضاً ۱۶- لغایتہ۳

نہیں تو یہ باطن سے کچھ فائدہ / اندھیرا ہے جب ہر طرف جسم کا
نہیں ایک حالت ہے انسان کی / ہے راحت کبھی اور دکھ ہے کبھی
وہ انسان جو دنیا میں ہیں بے مثال / بدل جاتا ہے یک بہ یک اونکا حال
تو انسان کی حالت کا آئینہ ہے / بہ شکل کوئی دہر میں تجھ سا ہے
بلندی سے کس پستی میں گر پڑا / تو دنیا میں ہر اک سے شہ زور تھا
اگر نیکی رہتی ترے ساتھ میں / تو قوت بھی رہتی ترے ہاتھ میں
تو سارے جہان کو بھی کرتا مطیع / ترا درجہ ہوتا ہر اک سے رفیع
ترے زور کے ہوتے سب مدح خوان / تو ہوتا زمانہ میں شاہِ جہان

مضمون — صدا آرہی کس کی آواز کی / نہیں صاف میں گرچہ پاس سبھی
احباب — جائیں اوسکے پاس وہ ہے بولتا / غمگساری اوسکی کرنا ہے بھلا
قوم اسرائیل کا تھا فخر و زور / اوسکی قوت کا تھا عالم میں شور
قوم کا ہے رنج وہ اب بالیقین / مثل اوسکے کون ہے اندوہگین
دوست ہیں آئے وطن سے تیرے ہم / کر سکیں تا دور کچھ حرمان و غم
تیری ہمدردی کریں اور غم کریں / ساتھ میں مل کرکے ہم ماتم کریں
دیں تسلی اور صلاحِ نیک بھی / تا کہ دل سے تیرے غم کی ہو کمی
مرہم دل ہے محبت کا کلام / کرتا ہے رنجیدہ دل کو شاد کام
ہے صلاحِ نیک سے سب کی فلاح / دل کو راحت دیتی ہے اچھی صلاح

دل کو راحت ہو تمہارے آنے سے اہ دوستو / میرے دل کے واسطے مرہم یقیناً تم ہی ہو
دوست دنیا میں بہت ہیں کھوٹے سکے کی طرح / اسطرح کے دوست کا ہے فائدہ کس کو کس طرح
اپنے مطلب سے دکھاتے دوستی ہیں لاکلام / وقت جب ہو مصیبت کا نہیں آتے وہ کام
غیر بن جاتے ہیں بعض دشمن ہی بن جاتے عدو / دوست ایسے کرتے ہیں انسان کو اکثر ناکام
ہے یقین مجھکو کہ میرے ہو حقیقی دوست تم / ہو بلا شک ایسی آفت میں یقینی دوست تم
آئے ہو یاں پر مدد کو اور تسلی کے لئے / سچ ہے کہ میرے ہو قومی اور دینی دوست تم

	جو مری تکلیف کا باعث تمہاری ہی ہو	درحقیقت میری ذلّت میں بھی عزّت ہے وہی	
	آنکھیں گر ہوتیں تو آنکھ اپنی اوٹھا سکتا نہیں	جو کہ لعنت پہلے تھی اب حق کی برکت ہے وہی	
	مینے اپنے آپ ہی کی اپنی کشتی ہے تباہ	میرے سارے فعل ہیں اس بات کے ہر دم گواہ	
	ہونے والی تھی نہیں کشتی مری بربادیوں	درحقیقت ہے تباہی کا سبب میرا گناہ	
	لوگ میری ابلہی پر ہنستے ہونگے بالضرور	کام مینے وہ کیا فہم و فراست سے تھا دور	
	فاش مینے کر دیا سرِّ الٰہی ہائے ہائے!	ہے تعجب کیا کہ خلق اللہ مجھ سے ہو نفور	
	زور تھا پر فہم و دانش سے نہیں تھا بہرور	مجھ کو مثل زور دانش دیتا بھی خالق اگر	
	میری بربادی نہیں اس طور سے ہوتی کبھی	اور مرضی مجھ سے حق کی پوری ہوتی سر بسر	
احباب	نہ لگا عیب اپنے خالق پر!	ذات جسکی ہر اک سے ہے برتر	
	انتظام اوس کا ہر طرح اچھا	جو کیا اوس نے وہ ہے خوب کیا	
	عورتوں کے فریب سے اکثر	اہل دانش بھی گر گئے یکسر	
	اس سے اپنے کو دے تسلی اب	دل دکھا اپنا تو نہ بے مطلب	
	تو مصیبت پہ اور نہ لا آفت	ایسی باتوں سے کھو نہ تو راحت	
	ہے تعجب اسی سے ہم سب کو	کس لئے قوم حق و مختون[۱] ہو	۱۔ یہودی ختنہ کیا ہوا۔ یہودی ازراہ فخر اپنے کو مختون کہتے تھے
	تونے پیہم چنیں فلسطی زن	جو کہ کافر تھیں اور تھیں پر فن	
	قوم میں تیری تھیں بہت خوشرو	نیک باطن تھیں اور تھیں خوش خو	
	حسن میں ویسی تھیں کہ تھیں بڑھ کر	نہیں عاشق ہوا تو اون کا مگر	
	زن کافرہ پہ ہو کے عاشق زار	پہ سہے تونے رنج اور آزار	
شمسون	زنِ تمنہ[۲] سے عقد پہلے کیا تھا	مرے باپ کو جو نہ اچھا لگا تھا	۲۔ قاضیون ۱۴-۱۔ تمنہ فلسطین میں ایک مقام تھا
	وہ ہرگز نہیں بات یہ جانتا تھا	کہ اس سے ارادہ مرا جنگ کا تھا	
	خدا کی طرف سے تھی تحریک دل میں	اسے خوب دل میں سمجھ میں گیا تھا	
	کروں عقد تا یہ سبب جنگ کا ہو	بظاہر مرا عقد کرنا برا تھا	
	سبب جنگ کا یہ ہوا عقد آخر	زن تمنہ کو چھوڑنا بھی پڑا تھا	

	وہ ثابت ہوئی بے وفا در حقیقت	جو مقصد تھا میرا وہ پورا ہوا تھا	
	کیا قوم کی اب رہائی کا آغاز	ہو یہ کام پورا یہ مقصد مرا تھا	
	دلیلہ[1] سے پھر عقد کو مین نے کر کے	یہ ہی دل مین اپنے تصور کیا تھا	۱۔ قاضیون ۱۶-۴
	برا ہے نہ پہلے کے مانند یہ بھی	حقیقت مین یہ ہی ارادہ مرا تھا	
	بنون قوم کی مین رہائی کا باعث	نہ پورا ہوا جو مرا مدعا تھا	
	کیا ہائے افشائے رازِ الٰہی	مین مغلوب اوس زن کی ہنر سے ہوا تھا	
	حسینہ تھی اور تھی وہ پر فن بلا کی	مجھے غمزہ سے قتل اوس نے کیا تھا	
	سراسر مین ملزم ہون اسمین نہیں شک	مطیع اسقدر زن کا مین ہو گیا تھا	
	گیا اوسکی باتون سے مین ہار آخر	نہ ہرگز ہرا مجھ کو کوئی سکا تھا	
	دیا خامشی کا حصار اوسکو مین نے	جسے جیت مجھ سے نہ کوئی سکا تھا	
احباب	دشمن کو غصہ مین تو لاتا رہا تھا اکثر	جدھم لڑا اوس سے ہوتا رہا مظفر	
	پر قوم دشمنون کی اب تک بنی ہی خادم	دشمن کی ہے حکومت ہر جا پہ اب بھی قائم	
شمسون	نہیں اس مین ہرگز مین تقصیر وار	ہین حاکم مری قوم کے ذمہ وار	
	نہ ہرگز اونھون نے دیا میرا ساتھ	میرے کام مین گرچہ تھا حق کا ہاتھ	
	نہ سمجھے وساطت سے میری خدا	غلامی سے اون کو کرے گا رہا	
	درے کام بتلاتے تھے جابجا	کہ تھا واقعی مجھ پہ فضل خدا	
	کیا پھر نہ اسکا اونھون نے خیال	دیا اسکے برعکس مجھ کو ملال	
	مین ایتام[2] مین جبکہ جاکر رہا	نہ اس وجہ دشمن سے مین ڈرتا تھا	۲۔ قاضیون ۱۵-۸ فلسطین کا ایک شہر تھا جو یہودیہ مین واقع تھا
	مگر تاکہ موقع سے حملہ کرون	ہزیمت سراسر مین اعدا کو دون	
	فلسطی تب آئے مرے کھوج مین	مجھے قید کرنا تھا منظور اونھین	
	یہودہ[3] کو مجبور اونھون نے کیا	کہ دین مجھ کو ہاتھون مین اونکے پھنسا	۳۔ بنی اسرائیل کا سب سے زیادہ معزز قبیلہ تھا دیکھو صفحہ ۱۳
	مین کچھ شرطون پر اون کے بس مین ہوا	مجھے رسون سے باندھا اونھون نے دیا	
	مجھے دشمنون کے حوالہ کیا	اسی مین وہ سمجھے تھے اپنا بھلا	

مگر رستے تھے سامنے میرے کیا
اونھین توڑا دشمن پہ حملہ کیا
نبردآزما صدہا زخمی ہوئے
جو دیتی مری قوم اوس وقت ساتھ
مری قوم پاتی رہائی ضرور
وہ غزہ پہ اور جات پہ قبضہ کر
حکومت کیا کرتے اعدا پہ وہ
وہ قومین جو کھو دیتی آزادی ہین
غلامی کی راحت کو کرتی پسند
مگر جس مین اوّل مصیبت ضرور
جو آزادی دے اوسپہ لاتے ہین شک
کبھی جانتے اوسکو از حد ذلیل
نہین دیتے ہرگز ہین وہ اوسکا ساتھ
وہ بنتے ہین حد درجہ ناحق شناس
بالآخر نہین ہوتا کچھ فائدہ

وہ بھے جسطرح سے کہ ہوش چلا
گدھے کا فقط ہاتھ مین جبڑا تھا
مرے صدہا۔ بھاگے وہی تو بچے
قومی میرے ہو جاتے اسوقت ہاتھ
مصیبت غلامی کی ہو جاتی دور
ظفریاب اعدا پہ ہو سربسر
قومی ہوتے اپنے سے اعلیٰ پہ وہ
غلامی کی ہر وقت جو عادی ہین
نہ آزادی جو ہر طرح سودمند
ہے واقع مین بعد اوسمین از حد ترو
اگرچہ وہ ہو نیک مثل ملک
حسد سے خلاف اوسکے لاتے دلیل
اگرچہ مدد کو خدا کا ہو ہاتھ
وہ بدنام کرتے اوسے بے قیاس
غلامی کا رہتا ہے قایم جوا

احباب

جدعون کے ساتھ بھی تو کیا تھا برا کسکو
قابل تھے جس سزا کے اونھین وہی دی سزا
کانٹون سے دی سکاتیون کو اوس نے سزا
اقتح جو نہ دور اور دور لائل مین تھا قوی
پر شکر کے عوض مین عداوت سی کام سے
شبلت نہ بول سکنے پہ بے حد ہوئے ہلاک

جو ساتھ مین کیا ترے کیا ہی نیا سلوک[۱]
اون کا غرور خاک مین سارا ملا دیا
اور برج فینوئیل کا اوس نے گرا دیا
اور جسکو قوم لوط پہ حاصل ظفر ہوئی[۲]
جو اہل شہر تھے اوس سے سراسر وہ بگڑ گئے
تا اہلون کا اسی طرح اب ہو گا قصہ پاک

شمعون

اونھین کے ساتھ مرا کیجئے شمار جناب
مصیبتون مین مین چھوڑا گیا ہون لوگون سے

مگر ہوا ہے مرا سب سے اب تو حال خراب
یہ سچ ہے فائدہ کامون سے کب ملا تھا مجھے

بقیہ صفحہ ۱۲ اسمین خداوند یسوع مسیح پیدا ہوا۔ اسی سے کل قوم بنی اسرائیل کا نام یہودی ہو گیا یہودہ یعنے مدح بزبان عبرانی
۲ یہ فلسطینون کے خاص شہر تھے

[۱] قاضیون ۸
[۲] قاضیون ۱۲ و ۱۳

خدا یہ پائی گمراپنے لوگون کو دے گا ۔ وہ کام اور کسی کے وسیلے سے ہوے گا

احباب درست و حق خدا کے کام سب ہین ۔ ہمارے فائدے کے کار رب ہین

بجز احمق کے سب ہین اوسکے قائل ۔ جو دانائی سے خالی اس پہ مائل ۳ زبور ۱۴

کہ ہون وہ معترض کار خدا پہ ۔ اگرچہ راست و حق ہین وہ سراسر

وہ اپنے دل مین حق کے ہین نہ قائل ۔ اسی باعث وہ حد درجہ ہین جاہل

نہین تعلیم ایسی پائی جاتی ۔ ہر اک جا ہستی حق مانی جاتی

نہین اس کا معلّم اور نہ اسکول ۔ سکھانے پر نہ اس کے کوئی مشغول

معلّم اسکا احمق دل ہے اوس کا ۔ نہایت ابلہی کا پاٹھ شالا

مگر کچھ لوگ ایسے ہین بلاشک ۔ ہوئے گمراہ حق سے ہین یہان تک

خدا کی راہون پر شک ہین وہ لاتے ۔ اور اوس پر عیب از حد ہے لگاتے

خلاف حکم خود کرتا ہے اکثر ۔ ہے اوسکی کسر شان اسمین سراسر

وہ دل مین اسطرح کی باتین لاکر ۔ بتاتے اپنے دل کو ہین وہ بدتر

وہ آوارہ خیالون مین ہین رہتے ۔ نہین آرام پاتے دل مین اپنے

اوسے قانون کا اپنے مقیّد ۔ ہین کرتے۔ اوسکی آزادی ہین حد

ہمارے واسطے قانون بنائے ۔ ہے وہ ہر طور سے آزاد اون سے

خدا قانون پر اپنے ہے قادر ۔ اور اوس کے کار حکمت سب ہین نادر

وہ مرضی کے مطابق کام لیتا ۔ جسے وہ چاہتا آزادی دیتا

کسی قانون حق سے ہو وہ آزاد ۔ نہ اسمین ہو گنہ جس سے ہو برباد

کیا آزاد شمعون تجھ کو اوس نے ۔ فلسطی قوم مین تو شادی کرلے

یہ شادی جنگ کا اوسکے سبب ہو ۔ بزرگی پانے والا نام رب ہو

سنبھل جا باپ تیرا یان پہ آتا ۔ اوسے ہر طرح سے عزت تو دیتا

ہین ابیض برف سان کل بال اوسکے ۔ معزز ہر طرح سے ہے وہ ہم سے

شمعون باپ میرے مرے باعث ہو غمگین و حزین ۔ اون کے آنے سے نہین دل کو ہر گز تسکین

منوحہ	دآن کے فرقہ کے لوگو مری بھائی تم ہو	ملک و ملت کے حقیقت مین فدائی تم ہو
	تم کو اغلب مرے بیٹے کی محبت لائی	بے گمان ساتھ مین ہمدردی بڑی کھلائی
	ہو جوان مرد قدم تم کو یہان لائی جلد	اس لیئے دوستو تم مجھ سے یہان آئی جلد
	مین ضعیفی کے سبب پیر مین یہان پر آیا	میرے ادبار نے یہ وقت مجھے دکھلایا
	اپنے بیٹے کے لیئے غم کرون ماتم مین کرون	زندہ ہون مردہ کے مانند زمانہ مین ہون
	اے مرے دوستو بتلاو وہ کہان پر وہ ہے	جا کے دیکھون مین ابھی اسکو جہان پر وہ ہے
احباب	حالت خواری مین وان پڑا ہے دیکھئے	اوج سے وہ قعر بے حد مین گرا ہے دیکھئے
منوحہ	ہے یہ کہا میرا وہی لخت جگر نور بصر	خوف کھاتے جسکی قوت سے تھے دشمن سربسر
	وہ اکیلا لشکر دشمن سے پاتا تھا ظفر	کثرت اعدا سے اوسکو تھا نہ کچھ خوف و خطر
	واقعی مثل ملک قوت سے تھا مشہور وہ	اور جہان مین اپنی شہزوری سے تھا مشہور وہ
	ہاے وہ اب ہے قید ناچار رونا بیٹھا ہوا	ایک بزدل بھی کرے ہے سب اوسکو شکستہ کیا
	ہے نہیں اس دہر مین انسان کی حالت کو قیام	کون سی وہ چیز ہے قائم رہیگی جو مدام
	آج جو مشہور ہے کل وہ مکل ہو جائیگا	کون اک حالت مین اس دنیا مین رہنے پائیگا
	ہاے کیون ہم اپنی چیزون کیلئے نالان ہین جا	فائدہ کیا ہوا اگر پورا ہمارا مدعا
	وہ جو برکت ملتی ہے نعمت وہی ہو جاتی ہے	رنج پاتی ہے نہیں راحت کبھی جان پاتی ہے
	ہاے کیون مین طالب فرزند تھا اللہ سے	مل گیا فرزند مجھکو کیا خوشی ہے اب مجھے
	اوسکی خاطر کہتے تھے مجھکو مبارک لوگ سب	پر مبارک ہے مین مجھکو کہیگا کون اب
	باپ میری جانے اب جان سے ہی جاتا	رشک کھاتے تھے میری گرچہ بہت لوگون کو تھا
	کس لیئے مقبول خالق سے ہوئی میری دعا	مانگنے سے بھی نہین مجھکو زیادہ تھا ملا
	رنج کے جز کچھ نہین حاصل مجھے اوس سے ہوا	نعمت حق جو ملی تھی اوس سے کیا فائدا
	کیون فرشتہ کا دوبارہ میری خاطر تھا نزول	کس لیئے میری دعا تھی حضرت حق مین قبول
	معجزہ تھا میرا بیٹا سارے انسان کیلئے	عزت و حشمت نہایت درجہ تھی حاصل وہ
	قید مین ہے اور ہے دشمن کے ہاتھون وہ ذلیل	ہے ہدف ہر طرح کی ذلت کا وہ اقبال قتیل

اور نا بینا ہے اور ہر طرح وہ ناچار ہے
وہ بڑے کاموں کی خاطر دہر میں پیدا ہوا
ایسی ذلت کیوں روا رکھتا ہے رب العالمین
تھا مناسب ایسی ذلت وہ نہیں کرتا روا

شمعون — قبلہ و کعبہ نہ الزام لگا خالق پر
حق کا انصاف ہے مجھ پر جو سزا آئی ہے
تھے برے کام مرے ویسی ہی حالت میری
رازِ حق کو کیا افشا جو نہ کرتا تھا مجھے
راز بتلایا اوسے جس میں فا کچھ بھی نہ تھی
کیونکہ کنعانی بھی بے دین بھی ہماری دشمن
تھنہ والی سے اسی طرح کا دھوکا کھایا
عین ایّام میں شادی کے دغابازی کی
پوچھ کر راز جو دشمن تھے اونھیں بتلایا
ایسی بدعہدی سے کرنا تھا فضیحت حاصل
ہائے یہ پہلی سے بھی نکلی نہایت بد ذات
حرص میں زر کی وفاداری کا قول اوس نے کیا
ناز و انداز و خوشامد سے عجب کام لیا
اپنی قوت کا اوسے راز میں تا بتلا دوں
حیلوں سے راز کو سہ بار چھپانا چاہا
بے وفا کرنا تھا منظور مجھے اپنے سے
مکر اور حیلہ کو اب کام میں وہ پھر لائی
کام میں لا کے وہ تقریر کی جادو سے بھری
وقتِ آرام نہیں چین مجھے لینے دیا

دشمنوں کی وہ غلامی میں نہایت خوار ہے
ہو گیا کمزوری کے باعث گرفتار خطا
اوسکے کاموں کا خیال اوسکو ذرا دل میں نہیں
بخش دینا ہے اوسکے قصور اوسکی خطا
ذات اوسکی ہے ہر اک عیب سے از حد برتر
مجھ پہ میری ہی حماقت سے بلا آئی ہے
انتہا درجہ کی تھی باپ شرارت میری
مرتکب ہونے سے تقصیر کے ڈرتا تھا مجھے
تھی ریا اوس میں مگر صدق و صفا کچھ بھی نہ تھی
دین و ایمان کی صداقت کی ہمیشہ رہزن
اِقافیون — بے وفائی کا ثبوت اوس میں سراسر پایا
ضد کی اتنی کہ ہوئی جان پریشان میری
ضد سے مغلوب ہوا اتنا کہ دھوکا کھایا
تا نہیں ہوتی دگر بار فضیحت حاصل
ظاہرا عشق میں کی ساتھ مرے اوس نے گھات
ضد اور ناز و کرشمہ سے سدا کام لیا
نیم جان پیار کی خفگی سے مجھے اوس نے کیا
میرے کس حصہ میں قوت تھی یہ میں اوس سے کہوں
پر کسی طرح بھی اوس نے نہیں پیچھا چھوڑا
مجھ کو برباد کیا میرے ہی ہاتھوں اوس نے
دلفریب اپنی ادا اور زمانہ سازی
ہوش گم میرے ہوئے عقل مری جاتی رہی
ضد و اصرار سے حد درجہ پریشان کیا

ایک لشکر سے نہیں پست مین ہو سکتا تھا
ایک عورت نے ذلیل اور مجھے خوار کیا

ہاے مین اوسکی محبت کا ہوا اتنا غلام
راز بتلایا اوسے جس سے ہوا مین بدنام

مردمی مجھ مین ذرا ہوتی نہ ایسا کرتا
ہاے ذلت مین نہ اس طرح کبھی مین مرتا

کیسی ذلت کہ مرا دین بھی بدنام ہوا
میرے کامون کے موافق مرا انجام ہوا

چیتھڑے پہنے ہون یہان چکی پڑا پیستا ہون
مین غلامی مین ہون ناچار ہون اور اندھا ہون

تھی غلامی جو گنہ کی وہ تھی اس سے افزود
اس لیے کرنا شکایت کا ہے بالکل بیسود

روح اور عقل کا افسوس کہ اندھا تھا بنا
ہے سزا میری کہ اندھا مین بنایا ہون گیا

تیری پسند شادی کے بارہ مین تھی نہ خوب (منوعہ)
گو خوبی اوسمین تھی تو بھی تھے بہت عیوب

مین نے پسند اوسکو کیا تھا نہیں کبھی نہ
کنعانی عورتون سے تھی نفرت مجھے بڑی

تھا عار تیرا اوسطے حق کے سبب کیا
تا دشمنون سے جنگ کیا اور ہو [illegible]

مین اسکے بارہ مین تجھ سے کچھ کہنا چاہتا
پر اسمین کچھ نہین میرے دل کو [illegible]

دشمن کو حیلہ تیرے شتا نے کال گیا
اندھا کیا غلام کیا قید مین کیا

تسخیر حسن سے تو یک بیک ہوا
پوشیدہ جس کو رکھنا تھا وہ راز کہہ دیا

امکان مین بہتر سے تھا کر تو ثابت قدم رہی
کہنا نہین جو مجھ کو تھا ہرگز نہ کہہ سکے

خمیازہ پاے اپنی بدی کا اٹھا رہا
برداشت سے وہ اپنے حقیقت مین [illegible]

ہے اس سے بھی زیادہ عذاب مجھ کو الا اپنا
معمور جشن آج ہے کل شہر غازہ سے ہے (اعزہ فلسطینی کا شہر تھا)

دشمنون تو اون کا دشمن خونخوار اور عجیب
ہے آج اونکی قید مین اور کو بد نصیب

اس واسطے خوشی ہو بہت دھوم دھام ہے
تجھ سے رہائی پانے مین دجون کا نام ہے (یہ دجون فلسطینیون کا دیوتا تھا)

قربانی اوسکے واسطے گزرانی جاے گی
تعریف اوسکی آج تو کل قوم گاے گی

گانا بجانا ہوگا ضیافت کے ساتھ آج
یہ وقت اپنا گذرے گا آفت کے ساتھ آج

تکفیر نام حق کی کرین گے وہ بت پرست
جس وقت ہون گے نشے سے وہ مست

دجون کو وہ کہینگے حق کے مقابل مین ذوجلال
بے حرمتی کرین گے خدا کی وہ بدخصال

افسوس ہے کہ تیرے سبب سے ہوا یہ سب
تکفیر نام حق ہوئی تو نے کیا غضب

اسکو تو اپنی ساری مصیبت سے گن سوا
ذلت کا اور شرم کا باعث ہے جو ہوا

ذلت نہ ہمکو ایسی اوٹھانی پڑی کبھی
تکفیر نام حق ہوئی ہم سے نہ تھی کبھی

شمسون

مجھکو اقرار ہے اس بات کا ہون سچ کہتا
میری بدکاری کے باعث سے ہے دجون بڑھا

اوسکو عزت ہے ہر اک جا پہ وہی کا ہے تمام
اوسکی خاطر سے ہے سب جلسہ ہوا اور شان تمام

حق کی حرمت ہے نہین نام ہوا اب اوسکا ذلیل
واقعہ میرا ہوا کفر کے بکنے کی دلیل

قوم کی سخت ہوئی اوسکے سبب بدنامی
بعض اشخاص ہیں ایمان مین جن کے خامی

حق پہ ایمان ہوا اون کا سراسر کمتر
بدپرستی کیطرف ہو گئے مائل اکثر

اسکے باعث ہے میرے دل کو نہایت تکلیف
شرم اور رنج کے باعث ہون نہایت مین خفیف

آنکھون مین نیند نہیں ہے نہیں دل کو آرام
روتا رہتا ہون جگر تھام کے مین اپنا مدام

مجھکو امید یہ ہے دل مین ہے راحت کا سبب
جنگ جو ساتھ مین ہیر کے تھی ہوئی ختم وہ اب

جنگ جو اب ہے خدا اور دجون کے مابین
حق و نیکی کے ہے اور زشتی و زبون کے مابین

اپنے کو حق کے مقابل مین کھڑا کرتا ہے
دیتا اپنے کو ہے ترجیح برا کرتا ہے

اب تو اغماض کریگا نہ خدائے غیور
خاک مین جائے گا مل قوم فلسطی کا غرور

سرنگون ہوگا دجون اسمین نہیں مجھکو شک
جائے گی لٹ وہ غنیمت جو ملی ہے اب تک

ہوگا حیران وہ اور اوسکے پرستار تمام
میرے باعث جو ہوا نام خدا تھا بدنام

اوسکو پھر بار دگر ہوگا نہایت اجلال
سب کا مالک ہے وہی اور ہے قادر وہ کمال

منوحہ

خوش ہون امید ترے دل مین ہے راحت کی
نام حق کی تجھے تکفیر سے غیرت آئی

جو کہا تونے ہے امید سراسر اوس کی
بات ہو جائے تری مثل نبوت پوری

حق دجون کو نہ مقابل کبھی ہونے دے گا
انتقام اوس سے بہت جلد وہ اپنا لے گا

تاکہ ظاہر ہو حقیقت مین خدا ہے قادر
اور ہر طرح بتون کی ہے بطالت ظاہر

مین رہائی کے لئے تیری ہون ہر دم کوشان
کاش اللہ کرے مشکلین میری آسان

اب رئیسان فلسطی کو رضامند کیا
مجھ سے لین وہ تری بدلے مناسب فدیہ

ہے یہ ممکن کہ اونھون نے ہے تجھے کو زکیا
کا بے رحمی سے اعدا نے ہر اک وقت لیا

بدتر از موت غلامی ہے تری و ذلت
ہو گئی ہوگی ستانے سے اونھین اب راحت

	فدیہ دے کرکے رہا تجھ کو کرین گے اغلب	کاش ہو جاے رہائی تری اس جا سے اب	
شمعون	کچھ نہ کر میرے پدر میری رہائی کے لیے	کچھ نہ تکلیف اوٹھا میری بھلائی کے لیے	
	مجھ کو تکلیف اوٹھانے دو ہون جسکے لائق	اپنی مرضی پہ تماشا چلنے کا نہایت شایق	
	شرم کا کام ہوا مجھ سے ہے از حد افسوس	خلق اور حق کا گنہگار رہو اصد افسوس	
	میری تکلیف مرے واسطے کفارہ ہو	عفو رحمت سے خدا کی یہ گنہ میرا ہو	
	دوست کا راز بتا دینا برا ہے از حد	کرتا جو ایسا وہ کہلاتا برا ہے از حد	
	ایسے کو لوگ سمجھتے ہین نہایت مردود	اوسکی باتون کو سمجھتے ہین نہایت بے سود	
	بو الفضول اور سمجھتے ہین اوسے بکواسی	ایسے کو لوگ سمجھتے ہین ہے دانش سے تہی	
	اوسکی صحبت سے گریزان ہے ہر اک دانشمند	یہ ہی بہتر ہے چلے دہر مین وہ مثل سپند	
	دوستی کا نہ یقین اوسکی کوئی کرتا ہے	اعتماد اوس پہ کبھی کرتا نہیں اچھا ہے	
	رازِ حق کو جو کرے فاش ہے اس سے بھی برا	منہ نہیں دیکھنا لازم ہے کبھی ایسے کا	
	سچ یہ ہے بیہودہ زمانہ مین نہایت ملعون	ہے یہ بہتر کہ سزا پاے وہ حق سے افزون	
	غیر اقوام برا اوس کو سمجھتی ہین ضرور	ان مین ہے ایک کا اسطرح کا قصہ مشہور	ٹینٹلس کے قصہ کی طرف اشارہ ہے۔ جو دیوتاؤں کے راز بتلانے کے باعث جہنم کے عذاب کا سزاوار ہوا
	راز بتلانے کے باعث وہ جہنم کو گیا	وہان پہ صد درجہ عذاب اوسکو اوٹھانا تھا پڑا	
منوحہ	توبہ کر اپنے گناہون کے لیے ای بیٹا	ہے بھلا اپنے گناہون کے لیے پچھتانا	
	تو سزا مین نہ بچارہ مرے ای نور بصر	کس لیے رنج مین تو اپنی کرے زیست بسر	
	ہے طبیعت کے موافق کہ نہین دکھ سے ہم	ہو سکے گر نہ سہین غیر کے ہم ظلم و ستم	
	جو خدا ہمکو سزا دے اوسے برداشت کرین	یہ ہے بے کار سزا اپنے کو خود ہی ہم دین	
	حفظ جان کے لیے لازم ہے ہر اک کو یہی	وہ کرے کام کہ ہو جس سے رہائی اوس کی	
	ہے اطاعت مری لازم تجھے اب بھی فرزند	ہے یقین ہوگا ترا خالق و مالک خورسند	
	اپنے کو کیون دے سزا دے اسکو خدا پر تو چھوڑ	اپنے کو آپ سزا دینے سے منہ اپنا موڑ	
	سمجھا جائے گا نہیں نیک تو اس سے زنہار	سمجھا جائے گا تو ہے زیست سے اپنی بیزار	
	تیری خاطر جو مین کہتا ہون وہی کر تو قبول	تا کہ تجدید کی خالق ہو تجھے اب بھی حصول	

پھر تو طن مین لوٹ سے اور ہر بار ہو کبھی پاس
دشمنون سے نہ تجھے کچھ بھی ہو آیندہ ہراس

خانۂ حق مین عبادت کرے خالق کی مدام
یان نہ خدمت کرے بے دینون کی بن کے غلام

تجھکو بخشے کا خدا مجھکو یقین سے بیٹا
اپنی رحمت سے تجھے دیگا نہین او رسزا

جو کہ رحمت کا ہو طالب وہ کر تا ہے معاف
اوسکو کرتا ہے گناہون کو سراسر وہ معاف

شمسون

فلک گار عفو معاصی مین ہون
کہ بیشی خدا سخت عاصی مین ہون

مگر زندگی میرے کس کام کی
نہیں جینے سے مجھکو ہرگز خوشی

مرے حوصلے پست سارے ہوئے
نہیں پورے میرے ارادے ہوئے

عجب طور سے یان مین پیدا ہوا
ہوا جس سے پیدا بڑا حوصلہ

بڑے کام مجھسے نمایان ہوئے
مرے سارے دشمن ہراسان ہوئے

جو کرتا تھا وہ حق کی جانب سے تھا
وہ معمور مجھے مطالب سے تھا

ہر اک سے مجھے زور مین فوق تھا
مجھے زور دکھلانے کا شوق تھا

مین جبارون سے زور مین تھا بڑا
کوئی میرا مدِ مقابل نہ تھا

نہ تھی زور مین ایسی نسل عناق
تھی شہ زوری اتنی کہ تھا اوسمین طاق

اگنتی ۱۳ - ۲۲ و ۲۸ عناق معنے لنبی گردن والا

مین ملک ملک گھومتا تھا سدا
کوئی سامنے میرے آتا نہ تھا

کسی سے نہ تھا مجھکو خوف و خطر
تھی تعریف ہر جا میری سربسر

ہوا زور سے مجھ مین پیدا غرور
سے خود پسندی سے آیا سرور

مین شہوت پرستی مین تھا مبتلا
مرض مجھکو بھی عاشقی کا ہوا

دلیلہ پہ آخر مین عاشق ہوا
مین خوش کرنے کا اوسکے شائق ہوا

مین کھو بیٹھا عشرت سے مردانگی
مطیع اوسکی اب میری مرضی ہوئی

مین افسوس سمجھا اوسے پیار دار
اوسی نے مرا کھویا عزّو وقار

کہ جون بھیڑ کے بال کاٹے کوئی
اوسے گود مین بھی سلائے کوئی

اسی طرح اوس نے سلایا مجھے
ذلیل اوس نے آخر کرایا مجھے

مرے سر کے بالون کو منڈوایا تب
مجھے قید اعدا مین بھجوایا تب

	مجھے دکھ دیا اور رلایا مجھے	غرض ہر طرح سے ستایا مجھے
اجاب	نہ تو دختر رز کا عاشق کبھی تھا	مزہ کا نہیں اوسکے شائق کبھی تھا
	نہ بو اور رنگ اوسکا بھایا تجھے تھا	نہ دل اوس سے خوش کرنا بھایا تجھے تھا
	تھے نہ زور گرچہ بہت اوسکے شایق	بہت تھے دل و جان سے بھی اوسکو عاشق
	مگر منہ لگایا نہیں تونے اوس کو	رہا آب صافی کا مشتاق خوش خو
	وہ مے جو کہ قلقل سے سب کو بھاتی	نہایت ہی انسان کے دل کو بھاتی
	ترے واسطے تھی نہ وہ آزمایش	ہوئی زندگی بھر نہین اوسکی خواہش
شمسون	جہان چشمۂ صاف پانی کا ہوتا	جہان ہوتا شفاف و نورانی سوتا
	جو سورج کی کرنون سے از حد چمکتا	بلاشبہ مانند نقرہ جھلکتا
	مین پیاس اپنی اوس سے بجھاتا ہمیشہ	کبھی آب انگور بھی مین نہ پیتا
	کسی طرح کا مین نہ انگور کھاتا	نہ چھوتا نہ اوسکے کبھی پاس جاتا
	ہین اوس سے شراب و رحیق ناب صہبا	ہین دنیا مین جس سے فسادات برپا
اجاب	ہے دیوانگی اور نہایت حماقت	سمجھنا ہے تاب دیتی ہے طاقت
	نہ یہ پہلوان کام مین اسکو لایا	(مگر زور مین اسکا اعلی تھا پایا)
	کہ حق نے اوسے باز سے رکھا تھا	اوسے پینا ممنوع سمجھا گیا تھا
	ہوئے اوس سے مغلوب سب زور والے	جو اوس سے لڑے آخر کار ہارے
شمسون	نہ نافع ہوئی کچھ یہ پرہیز گاری	ہوئی میری بدکاری سے میری خواری
	کہ کامل نہ تھی میری پرہیز گاری	نہیں چھوڑا اوس چیز کو جو تھی پیاری
	نہیں اچھا اک در کو محفوظ رکھنا	کھلا رکھنا در دوسرا گھر کا اپنا
	ملے تاکہ دشمن کو آنے کا موقع	خرابی کا موقع ستانے کا موقع
	نہیں اسطرح ہوتی ہے کچھ حفاظت	ہر اک چیز ہو جاتی ہے اس سے غارت
	کیا مین نے اپنے کو غارت سراسر	کیا مین نے اپنے کو حیوان سے بدتر
	ہوا جس سے بدنام و خوار و پشیمان	مصیبت مین پڑ کر ہوا سخت حیران

مین نابینا ہون اور یہ حد ذلیل اب
نہیں خدمت قوم کر سکتا ہون اب
ہے بے فائدہ گھر مین بیکار رہنا
لگا ہون مین لوگون کی بننا تماشا
عزیزون پہ مان باپ پہ بار ہونا
ضعیفی کے آخر مین صدمے اوٹھانا
بڑھے بال پھر میرے پہ کیا ہے حاصل
طلب گار ہون قضا کا جلد آئے
کہ تا پھر نہ صدمے اوٹھانا پڑین کچھ
منوحہ کیا فلسطی قوم کی خدمت کریگا ای پسر
خاص بخشش سے تجھے شمعون جب حق نے کیا
ہے یہ مطلب شمعون کو تو ستائے بے طرح
کیا یہ بہتر ہے کہ دکھ مین تو رہے اس حال مین
جب کہ گھر مین تو رہے محتاجی و ناچار ہین
ہے یہ ممکن تجھ پہ حق اپنا کرے لطف و کرم
جس طرح لاہی مین چشمہ پھاڑ کر پانی دیا
چشمہ آنکھون کا تیری پرنور کر دے کیا عجب
شمعون خلاف اسکے آتا ہے دل مین خیال
نہ آنکھون مین پھر نور آئے گا کچھ
ہے بجھنے کو اب زندگی کا چراغ
نہ دل مین خوشی اور نہ آرام ہے
مری دوڑ اب ختم ہونے کو ہے
مرا فخر اور میری شرمندگی ہ

یہین آفت کی چیز ہین مرے واسطے سب
رہائی کا طالب خدا سے ہون کیون اب
شریرون کے بے انتہا طعنے سہنا
اور اون کا مجھے دیکھ کر رحم کھانا
اور اپنی نگاہون مین بھی خوار ہونا
یہان اور وہان ٹھوکرین سب کی کھانا
کہ بربادی اب ہو چکی میری کامل
رہائی مرے واسطے وہ ہی لائے
نہ دنیا کے دکھ میری خاطر ہین کچھ
قید مین تو زندگی اپنی کریگا یون بسر
نذر اتنا ہے سبب حق نے جو تجھ کو دیا
اور قدرت حق کی اپنے مین دکھائی بے طرح
مثل مرغ نیم بسمل تو رہے اس حال مین؟
رنج و غم مین اور ذلت مین نہایت خوار ہین
واقعی ہین اوسکی بخشش کے بہت محتاج ہم
اقاقیوا دیکھے آپ اصاف گویا پھر تجھے زندہ کیا
۱۵ - ۹ ہے یہ ممکن تجھ سے خدمت خالق اکبر لے اب
کہ بہتر نہین ہوگا میرا مآل
نہیں وہ خوشی دل مین لائے گا کچھ
وہ بجھ جائے تب ہوگا حاصل فراغ
نہ امید سے اب مجھے کام ہے
وہ شرمندگی میری کھونے کو ہے
کھلی زندگی اور میری زندگی

ہو شکر خدا ختم ہو جاے گی — مری روح آرام تب پاے گی
نہ آئے گی وان سے جہان جا ہی گی — ہے امید اسمین اسی مین خوشی

سنوحہ نہ ایسے خیالات کا کر یقین تو — کہ برباد اسطرح ہوگا نہین تو
کہ یاس اور حرمان اور بے قراری — نہین زیست جن کے سبب تجھ کو پیاری
ترے دل کو کرتی ہین ناشاد یکسر — دلی امن کو کرتین برباد یکسر
نہ جا دل مین ہیچ ہران کو امید رکھ تو — پریشان نہ ہو دل کو رکھ اپنے یکسو
مین کرتا ہون جو مجھ کو کرنا مناسب — نہین مجھ کو یان اب ٹھہرنا مناسب
مناسب سمجھے فدیہ دے کر چھڑانا — کسی طرح سے اپنے مطلب کو پانا
ہے اسوقت بیٹیا یہی کام تیرا — حبیبون کے ساتھ اپنے دل کو تو بہلا

شمعون جسم کا دکھ ہی اگر ہوتا نہ حیران ہوتا — ہاے اسطرح نہ ہرگز مین پریشان ہوتا
ساری جسمانی تکالیف ہین دکھ کا باعث — اون سے آزادی اگر ہو وہ ہو ساتھ کا باعث
زیست کے چین کو کلفت وہ کھو دیتی ہین — دل کو دریاے الم مین وہ ڈبو دیتی ہین
شیر دل لوگون کے دل کو وہ ہلا دیتی ہین — وہ جوان مردون کو بھی ہار رلا دیتی ہین
روح کا دکھ ہے کہین ان سے مگر بالاتر — جاتی رہتی ہے خوشی دل کی اسی سے یکسر
ہوتی ہے ایسی پریشانی نہین جسکا علاج — دل تسلی کے لیے رہتا ہے ہر دم محتاج
پر تسلی نہیں ہرگز کوئی دے سکتا ہے — اور سے دکھ کو نہ ہرگز کوئی لے سکتا ہے
کچھ اثر کرتی نہیں آب ہواے گلزار — وادی یکسان ہے او سبزہ او فضاے کہسار
آنکھون کا نور گیا دل کا گیا ساتھ مین نور — جو خوشی دل کی تھی وہ ہو گئی یکسر کافور
واسطے میرے یہ عالم ہوا تاریک سیاہ — ہاے دل مین ہے مرے اور مرے لب پہ ہے آہ
ہر زمان رہتا ہون تکلیف و پریشانی مین — کیسی ذلت مین بھی اور حالت محتاجی مین
روح کا دکھ جو مجھے ہے وہ ہے اس سے بھی بڑا — دل ہر اک وقت رہا کرتا پریشان میرا
اپنے افعال سے ہر وقت مین پچتاتا ہون — اپنے کامون سے ہر اک وقت مین شرماتا ہون
دینے کو آیا ولادت کی خبر میری ملک — دوسری بار یہی اوس نے خبر دی بیشک

خاص مقصد کیلئے خلق مجھے حق نے کیا — ایک مدت تلک اس دہر مین کام اونکا لیا
بے سپر بیر سدا کرتا رہا تھا مین نذیر — ہر زمان مجھ پہ رہا سایۂ افضال قدیر
کسی انسان مین نہ وہ زور تھا جو مجھ مین تھا — جو کسی سے نہ ہوا کام تھا وہ مین نے کیا
تن تنہا کیا اعدا کو ہلاک و ابتر — نہ تھا خنجر بھی مرے پاس نہ تھی تیغ دو سر
عہد حق توڑ دیا جب سے ہوا مین کمزور — گرچہ عالم مین مرے زور کا تھا ہر جا شور
مجھ کو مردود کیا حق نے سزا دکھ مین سہون — مثل مردہ ہون اگرچہ مین یہان زندہ ہون
مجھ کو امید ہے ہرگز نہین اب کام رہا — میرا ذلت کے لئے تا ابد اب نام رہا
میری بیکاری کی ہرگز نہ تلافی کوئی — دوست حرمان کے بجز اور نہ باقی کوئی
موت آجائے مرے دل کی مسرت کیلئے — بے گمان ہوگی یہی اکسیر مصیبت کے لئے

اصحاب

کل جہان صبر کی تعریف کیا کرتا ہے — جو سمجھدار ہے اسکا وہی دم بھرتا ہے
وہ کتابین جو جہان کی ہین قدیم اور جدید — جن کی شہرت ہے زمانہ مین قریب اور بعید
ہر طرح صبر کی تعریف کیا کرتی ہین — اوس کو تلخی سے بھی تشبیہ دیا کرتی ہین
اوس کا انجام مگر شیرین بتاتی ہین مدام — خوبی ہر شخص پہ اسطرح دکھاتی ہین مدام
وہ بہادر ہے کہ جو صبر سے لیتا ہے کام — اوس کا ہوتا ہے ہر اک طور سے بہتر انجام
اونکی کوشش ہے کہ دکھ دور ہو دنیا کا کم — چاہتی ہین کہ نہ معلوم ہو کچھ رنج و الم
صبر کے واسطے لاتی ہین دلائل وہ تمام — صبر کے ساتھ وہ خوبی کے دکھاتی انجام
جس پہ دکھ ہوتا ہے اونکی نہین سنتا ہے کبھی — دل مین آتی نہین امید کی ہرگز ہے خوشی
صبر کی باتین اوسے سخت سنائی دیتی — صورت نغمۂ ناساز دکھائی دیتی
وہی سنتا ہے کہ جسپر ہو کرم خالق کا — جو کہ ایمان خدا پر ہے ہمیشہ رکھتا
اور قوت سے خدا کی ہے قوی دل جسکا — اور امید خدا داد نے گھر جس مین کیا
ہے تسلی جسے دکھ اور مصیبت مین مدام — ہے نہ وہ صید تفکر نہ شکار اوہام
کیا ہے انسان کہ کرم جس پہ خدایا تیرا — جس کو ہر چیز سے عالم مین سرفراز کیا
جسکی ہر وقت ہر اک حال مین کرتا ہے مدد — کرتا ہے اوس کے [illegible] کر ارادہ تو رد

دکھ مین اور سکھ مین سدا اوسکا بھلا کرتا ہے
نہ کرم اتنا ملایک پہ نہ حیوان پہ ہے
خاص کر اون پہ کہ مخصوص تہ ہی یا الک
خاص اوصاف دئے اور فضیلت بھی دی
تاکہ ظاہر کرین اس دہر مین وہ تیرا جلال
اوسکی خاطر کرین کل زندگی اپنی وہ تمام
ایسے لوگون کو بھی کر دیتا ہے تو خوار و ذلیل
پہلی حالت جو تھی اوس سے بھی گرا دیتا ہے
اون کو انسان کی نگاہون مین تو کرتا ہے ذلیل
کبھی تلوار کا لقمہ اونھین کر دیتا ہے
لاش اون کی تو کھلا دیتا ہے حیوانون کو
بت پرستون کی اونھین قید مین کرتا ہے کبھی
جن مین انصاف نہین اون سے تو کرتا ہے جو
اون سے گر بچ بھی وہ جائین تو غریبی کا شکار
جو جوانی کے گناہون کی سزا ہوتی ہے
یہ بہادر جو کہ غازی ہے خداوند ترا
رحم کر اوس پہ کہ کسطرح ہوا ہے یہ ذلیل
اپنے افعال سے کر اوس کا تو انجام بخیر
دیکھئے سامنے سے کون چلا آتا ہے
وہ چلا آتا ہے جس طرح کے بیڑہ جہاز
بادبان جو کہ اڑاتا ہوا آتا ہو کہین
ابر کے مثل چلی آتی ہے خوشبو کی ہوا
بے گمان یہ ہے دلیلہ جو چلی آتی ہے

نعمتین فضل سے اپنے تو عطا کرتا ہے
رحم اور لطف و کرم جتنا کہ انسان پہ ہے
رہنما اون کا تو ہے تو ہی ہے اون کا مالک
خاص طاقت اونھین دی خاص لیاقت بھی دی
اور خلقت سے تری اون کو محبت ہو کمال
جس سے ہو فائدہ اورون کا کرین ایسے کام
یاد مین لاتا نہین اون کے کوئی کام جمیل
اون کو ہر طرح سے نیچا تو دکھا دیتا ہے
دوستان کے گرچہ ترے پہلے وہ مانند خلیل
ایسی حالت مین جو گر تو خبر لیتا ہے
تاکہ حیرت اونھین ہو دیکھ کے انسانون کو
ذلت و شرم و پشیمانی اوٹھائین وہ سبھی
تا کہین اون کو برا ہو ہون بزرگا در جو ہو
اور امراض کی پیری مین نہایت ہو بار
لطف جو زیست کا تھا اوسکو وہی کھوتی ہے
جس نے قوت کا تری دہر مین اظہار کیا
عفو کر اوسکی خطاؤن کو خداوند جلیل
سارے جھگڑون کا خداوند ہوا تمام بخیر
ساتھ اپنے وہ کئی اور کو بھی لاتا ہے
خوشنما جو ہو بھرا جس مین ہو سامان سا
اپنا جوبن وہ سمندر مین دکھاتا ہو کہین
اور اوس سے ہے مہک و مٹھائیان سارا
خوبرو عورتون کو ساتھ مین وہ لاتی ہے

ایک رفتار و گل اندام وہ ہے سیف قن — جو جلو میں ہیں کنیزیں وہ ہیں سیمیں تن
اوسکا ملبوس ہے زربفت و دیبا و حریر — کس نزاکت سے چلی آتی ہے یاں پر وہ شریر
سر سے لے پاؤں تلک پہنے ہے الماس و گہر — زیب تن اپنے کئے ہے وہ مرصع زیور

شمسون — لے وفا میری یہ بیوی اسے آنے مت دو

احباب — دور وہ اب نہیں نزدیک چلی آئی ہے — غم و اندوہ و الم ساتھ میں وہ لائی ہے
تھوڑے سے تجھ کو وہ اب تکتی اور رکتی ہے — صبر و تسکین و قرار اپنا وہ سب کھوتی ہے
جس طرح بار سے شبنم کے جھکا ہو کوئی گل — جسکے حالت پہ بہت نوحہ کناں ہو بلبل
آنسوؤں نے اوسے حد درجہ جھکایا ہے ابھی — غم و افسوس نے حد درجہ رلایا ہے ابھی
تر نقاب اشکوں سے اوسکی ہے سراسر اسدم — جس سے ظاہر ہے تکلم کا ہو درہم برہم
بولنا چاہتی ہے دیکھے وہ ڈھارس کو — اوسکی باتوں کا اثر تا کہ ترے دل پہ ہو

دلیلہ — شک و شبہ کے ساتھ آئی یہاں — نہیں عذر کچھ ساتھ لائی یہاں
حقیقت یہ ہے میں ہوں تقصیروار — لگا ہوں میں تیری ہوں حد درجہ خوار
تری ناخوشی سے میں ڈرتی بہت — میں پچھتائی اور تو یہ کرتی بہت
کیا میں نے جو کچھ نہیں اچھا تھا — نتیجہ برا اوس کا از حد ہوا
نہ امید ایسے نتیجہ کی تھی نہ — ہوئی تلخ میرے سبب زندگی
مرے اشک دھو ڈالیں میرا گناہ — نہیں ہوسکے وے مجھ کو تو یہ تباہ
تیقن نہ مجھ سے معافی کا ہے — خیال اب بھی تیری بھلائی کا ہے
زیان کی تلافی ہے مشکل ضرور — مگر چاہتا ہے یہ ہی دل ضرور
ترے کام میں آؤں جیسے بنے — میں آرام پہونچاؤں جیسے بنے
ترے حال کے جاننے کے لئے — میں آئی ہوں کر تو قبول اب مجھے
محبت مری ڈر پہ غالب ہوئی — وہ دیدار کی تیرے طالب ہوئی
وہی مجھ کو لے آئی یاں پر ضرور — نہیں تیرے الفت سے دل اب بھی دور
نہ وہ عشق اپنا فراموش کر — تو تھا مبتلا جس میں شام و سحر

اوسی کی بدولت مجھے کر معاف — کدورت سے دل اپنا کراب تو صاف

شمعون

جاہان سے نہ کر پریشان تو — میرے دکھ کا ہوئی ہے سامان تو

مثل روباہ تیری عیاری تھا — بے وفائی بھی اور مکاری

واسطے میرے زہرِ قاتل تھی — جس سے بربادی میری کامل تھی

اپنی باتون سے دل جلا نہ مرا — کھل گیا ہے فریب مجھ پہ ترا

تیری توبہ مین ہے ریاکاری — وہ صداقت سے ہے بہت عاری

تجھ سی سب عورتون کا ہے یہی حال — ہے ریاکاری واقعی اک جال

شوہرون کو وہ دام مین لاکر — اون کو برباد کرتی ہین یکسر

صبر کو اون کے آزماتی ہین — سبز باغ اون کو وہ دکھاتی ہین

وہ ہے نادان جو دام مین آئے — زخم پر زخم اون سے جو کھائے

مین سنون گا نہیں تری اب بات — مین سمجھتا ہون تیری ہر اک گھات

جن مین نیکی کا ہے بہت جوہر — ایسی توبہ کو کرتے ہین باور

عفو کرتے اونھین وہ ہین ہر بار — مثلِ سابق کے کرتے ہین اونھین پیار

پھر اونھیں وہ فریب دیتی ہین — پھر دغا سے وہ کام لیتی ہین

کرتی برباد اون کو ہین آخر — حال جس طرح میرا ہے ظاہر

سخت عبرت مرا ہوا کل حال — تیری عیاری سے ہیری تمثال

دلیله

کرنے تقصیرون کو ہلکا نہیں مین آئی ہون — عذرِ تقصیر کوئی بھی نہیں مین لائی ہون

ہوگا بہتر کہ کرے تو مری حالت کا خیال — تاکہ ہو تیری عنایت سے مرا اچھا مآل

تاکہ ہو میری طرف سے تری نفرت کچھ دور — بخش دے اپنے کرم سے مرے جو کچھ ہین قصور

صرف کہنا یہ ہے مین تھی زن کم عقل ضرور — دوراندیشی سے تھی واقعی حد درجہ دور

مجھ مین باتین وہی تھین جو کہ ہین کل نسوان مین — جن کا نتیجہ ہے کہ دہر مین ہر اک انسان مین

بھید کے جاننے کی ٹوہ ہمین رہتی ہے — اپنی دانست مین عادت یہ سدا اچھی ہے

بھید کرتے ہین ہم فاش نہین اسمین شک — [illegible]

عفو کر دے گا جو ان باتون کا لائے خیال
گو خطا میری ہے تیری بھی خطا ہے بیشک
راز وہ جس سے تری لیست کا تھا دار و مدار
کرنا لازم نہیں افشا تھا کبھی تجھ کو اوسے
اپنے ہی ہاتھون کیا تو نے ہے نقصان اپنا
تیرے اعدا پہ کیا راز تھا افشا مین نے
اپنی نادانی سے یہ کام ہوا تھا سرزد
بدسلوکی کا ترے ساتھ گمان تھا نہ مجھے
خوش سلوکی کا یقین مجھکو دلاتے تھے مدام
مین یہ سمجھی تھی کہ بن جائیگا میرا تو اسیر
ساتھ میرے تو رہے گا تو رہیگا خوش کام
چھوڑ کر مجھ کو کہیں پہ نہیں جائیگا کبھی
متنہ والی کی طرح مجھ کو نہ چھوڑیگا کبھی
ہوگا عاشق نہ کسی اور کا مجھ کو تو چھوڑ
جو کیا مین نے محبت سے کیا کر تو یقین
غلطیان ایسی محبت مین ہوا کرتی ہین
رحم اور عفو کیا کرتے ہین عاشق ہر دم
تو شقی لوگون کے مانند شقی مت بن اب
زور تجھ مین ہے بہت پہ تو نہ اتنا بن سخت
رحم کر مجھ پہ تو غصہ کو دے اپنے اب چھوڑ

شمسون فتنہ پرداز و ریاکار و فسون گر عیار
صرف اس واسطے کرتی ہے خطا کا اقرار
[illegible] کینہ کے سبب سے تو یہان ہے آئی
ایسی باتون سے ہوا اگرچہ برا تیرا مآل
بیوفا گرچہ مین ہون اور مین ہون کو ٹک
جسکے افشا سے تھین جاتا سراسر بیکار
اوسکے افشا سے اوٹھائی پڑی ذلت ہے مجھے
تر کیا تو نے خطا کر کے ہے دامان اپنا
حق یہ ہے کام کیا تھا نہیں اچھا مین نے
ورنہ میرا نہ ارادہ کوئی اسمین تھا بد
یہ ارادہ کبھی اعدا کا عیان تھا نہ مجھے
تیری بیوی کی باتین جو دکھاتے تھے مدام
یہ نہ سمجھی کہ تجھے قید کرینگے وہ شریر
اور صحبت سے تری لطف اوٹھاؤنگی مدام
ہجر کا صدمہ مرا دل نہ اوٹھائیگا کبھی
وصل کے لطف اوٹھایا کریگی جان میری
نہ جلائے گا مرے دل کو نہ دیگا تو توڑ
برا انجام ہوا جس سے ہوئی ہون مین لعین
جو کہ انسان کا انجام برا کرتی ہین
اپنے معشوقون کے رہتی ہین وہ شائق ہر دم
گرچہ مجھسے ہوا حاصل تجھے ہے رنج و تعب
بے معافی کے چلی جاؤن مین یان سے کم بخت
کینہ و قہر سے اور سختی سے دل اپنا موڑ
بے وفا خود غرض کافر بے دین مکار
تا کہ ٹھہرائے مجھے سامنے اپنے بدکار
مجھ کو ہرگز نہیں اس جا پہ ہے تب [illegible]

مین خطاوار ہون حد درجہ نہین اسمین شک
مین نمونہ بنا بدعہدی کا الزام ہے یہ
یہ ملامت تو بڑی سخت مگر ہے یہ درست
اپنا دشمن مین بنا پہلے بنی تو پیچھے
خود پہ الزام لگاتا ہون پشیمان مین ہون
جب نہیں کرتا ہون اس بارہ مین اپنے کو معاف
مجھ سے امید نہ رکھ تجھ کو کرونگا مین معاف
تو معافی کی نہ طالب کبھی ہوتا مجھ سے
اپنی کمزوری کا تو عذر بیان کرتی ہے
مانتا ہون کہ یہ کمزوری کے باعث تھا ہوا
تھی یہ کمزوری کسی طرح زر نقد ملے
ہر خطاکار یہی عذر کیا کرتا ہے
عذر تقصیر اسے مانین خطاکار ہے کون
راہزن دزد و قاتل و زناکار ہر ایک
عذر کمزوری کا لا سکتے ہین یا نزد ترے
حق یہ ہے باعث ہر عیب خطا کمزوری
ایسی کمزوری بری اسکا ہے انجام برا
ہے بیان تیرا محبت سے کیا تھا جو کیا
جو کیا تو نے زر نقد کی خاطر تھا کیا
حق یہ ہے کرتی محبت ہے محبت پیدا
بے حیا اب نہیں کچھ عذر مرے سامنے کر
اپنے عذرات سے تو عیب کو کرتی پنہان
دلیلہ
نزدیک تیرے نہیں کمزوری کا ہے عذر قبول

پر خطا اس سے نہین کم ہے تری کور نمک
جو کیا مین نے حقیقت مین برا کام ہے یہ
ہے بجا واقعی جو کچھ تو کہے سخت و سست
ہائے بدعہدی نے اب تو کیا برباد مجھے
اپنی بدذاتی سے حد درجہ پریشان مین ہون
اپنی بدذاتی کا اقرار مین کرتا ہون صاف
تیری باتین ہین ہر اک طرح حقیقت کے خلاف
جھوٹا دکھ ہجر کا ہرگز نہیں دینا مجھ سے
عیب اس پردہ مین اپنے تو نہان کرتی ہے
اس سے ہو سکتا نہین جرم ہے ہلکا تیرا
بے وفائی کا کیا مرتکب اس نے ہی تجھے
دھوکا اس طرح سے وہ دل کو دیا کرتا ہے
دہر مین مرتکب جرم و سزاوار ہے کون
بے وفا دوست و دغاباز و ریاکار ہر ایک
کون ٹھہرائے گا دنیا مین خطاکار کسے
دزدی و خون و زنا اور دغا کمزوری
ساری کمزوری کا اثر ہے یہی ہے کام برا
پر محبت کا کبھی کام نہیں ہے ایسا
سختی دل سے عداوت سے سدا کام لیا
تجھ سے نفرت مین رکھون لب پہ تو میرے ہوا
اپنی ہاتھون سے نہ تو میرا جلا قلب و جگر
شرم ناکی ہے تری دہر مین اس سے بھی عیان
ایسے عذرات سے ہرگز نہیں مجھ کو ہے حصول

اپنی کمزوری کو بےجا تو سمجھتا ہے قصور — جسکے باعث ہے حقیقت میں ترا دل مجبور
آزمائش بھی مری سخت تجھے ہے معلوم — آخرِ کار مرا دل ہوا اسکا محکوم
مجھ پہ حملے تھے بڑے واسطے میرے تھے جال — زندگی واسطے میری تھی ہر اک دم جنجال
سخت دشوار تھا اسوقت میں قایم رہنا — گو کہ اسوقت ہے آسان مجھے یہ کہنا
کوئی بھی ہوتا مری جا وہ نہ قایم رہتا — کون مانند مرے قوم کے طعنے سہتا
نہ کیا تجھ کو زر نقد کی خاطر برباد — ایسے الزام سے کر اپنا نہیں دل ناشاد
قوم کے میرے جو حاکم تھے مرے پاس گئے — اور دلایل قوی وہ سامنے میرے لائے
مجھ کو لالچ بھی دیا دھمکی دی اور حکم دیا — عقل سے اپنی یہ ہر طور غرض کام لیا
قومی اور دینی فرائض مجھے بتلائے تمام — دام میں تجھ کو پھنسانے سے مرا ہوگا نام
مجھ کو بتلایا کہ تو قوم کا تھا سخت عدو — تیرے کردار سے کہرام مچا تھا ہر سو
قوم کے سیکڑوں اشخاص کو مارا تو نے — صدہا بیووں کو یتیموں کو رلایا تو نے
جو پجاری تھے دجون کے یہ سنایا کرتے — (رنگ میں دین کے ہر بات کہا یا کرتے)
تو مرے دین کا دشمن تھا مری ملت کا — ملک کی خیر کا اور اسکی ہر اک عظمت کا
گر پھنسا دوں تجھے ہو جائیگا خوش مجھ سے دجون — تھا یہ لازم کہ یوں ہی ملک کی خدمت میں کروں
یہ دلائل تھیں قوی کچھ نہیں تھا ان کا جواب — پر محبت سے نہیں لاتی تھی یہ دل میں تاب
تجھ کو برباد کروں تیری میں بن جاؤں عدو — آخرِ کار کیا دل کو سراسر یکسو
ملکی خدمت کیلئے یہ ہی مناسب سب کو — خاص الفت ہو و یا فائدہ جس طرح کا ہو
قوم اور ملک کی خاطر وہ کرے سب کچھ نثار — نیکی و فرض کا ان باتوں پہ ہے دار و مدار
جو کہ دانا ہیں وہ ان باتوں کا کرتے اظہار — ان کی خوبی کا ہر اک وقت میں کرتے اقرار
جو کیا میں نے اوسے فرض سمجھ کر کے کیا — گرچہ نقصان ہوا اس سے کہ سر تیرا [illegible]

شمسون
ڈھونڈھتی اب تو ریاکاری میں [illegible] — [illegible] ہے ہوگی [illegible] خاطر تو بتا [illegible]
یہ دلائل نہیں کام آتے جو الفت ہوتی — کام کچھ اور ترے ہوتے محبت ہوتی
ہائے تو نے نہیں کی کچھ مری الفت کی قدر — بے وفائی کی بھلا [illegible] کی قدر

قوم کی عورتون کو چھوڑ کے تجھ کو تھا چنا
پیار جتلایا تجھے عشق سے مغلوب ہوا
اتنا کرنے پہ سمجھتی ہے مجھے اپنا عدو
قوم کا تیری مین دشمن تھا کیا جب بیاہ تھا
مان کو اور باپ کو اور سارے اقارب کو بھی
مین کبھی اون کی رعیت نہین تھا تو بھی تھی
تجھ پہ عاید نہین تھے قوم کے اور ملک کے فرض
تجھ سے جو چاہئے کروانا مری جان کے خلاف
تھا حقیقت مین ہر اک دین شریعت خلاف
ملک بھی تیرا نہیں ہے یہ ہمارا الحق
جس کو ہم کو ہے دیا حق نے کہ اوسکا ہو چلا
کرتے قایم ہین حکومت کو خدا کے ہین خلاف
تجھ کو لازم تھی بیہودہ کی پرستش کرنا
راضی کرنے کو الہو کے ہی کی تو نے بدی
ہونا وہ چاہتے ہین تیری مدد سے غالب
جبکہ ہین خوش وہ بدی سے وہ خدا کیونکر ہین
حکم کیون مانے کوئی اور ڈرے کیون ویسنے
عذر جو تو نے کیا ہے وہ حقیقت مین فضول
بدنما ویسے ہی بدتر ہین تیرے عیب تمام
بحث مین مرد سے غالب نہین عورت آتی
ہے تو ممکن ہے کہ معقول نہ وہ بات کرے
ہو پریشان اور سخت وہ شبہات کرے
حقیقت مین میری تھی از حد حماقت

بیاہ کرنے کے سبب تجھ سے ہر اسباب کا بنا
تجھ کو خوش رکھتا ہر اک طرح سے مرغوب ہوا
قوم کا اپنی سمجھتی ہے مجھے دشمن تو
کیا سبب اور ہوا جس نے کیا مجھ کو تباہ
ملک اور قوم کو تھا چھوڑنا خاطر سے تری
تو ہر اک طرح سے میری تھی پنہ مین تھی مہر
فرض اپنا ہی تیرے تھے جو کہ میرے تھے فرض
راس طریقہ سے تھا مطلب کرین مجھ سے مصاف
واقعہ ہے کہ ہر اک کی ہے طبیعت کے خلاف
ہم کو وہ حق سے ملا ہے وہ خدا کا ہے بحق
قوم کا تیری حقیقت مین ہے کچھ اور خیال
ہین وہ تاریک بھی اور تو ضیا کے ہین خلاف
جس کا یہ مالک ہے اور جسکا ہے جلوہ ہر جا
ہے بدی تیری غرض تیرے الہو کی خوشی
اس سے وہ تجھ سے برائی کے ہوئے تھے طالب
قادر و مالک و خالق تو بتا کیونکر ہین
جبکہ سرزد ہوئے ہین کام برے یون ویسنے
ایسی باتون سے نہیں ہو گی کبھی تو مقبول
تو سمجھ لے کہ ہر اک طرح برے تھے تیرے کام
وہ دلایل مین شکست وسے یقینا پاتی
بحث معقول سے اوسکو نہین جو بات کرے
قتل تیرے سے وہ بیداد ہر مین آفات کرے
کیا کام ہے بے دانشی سے نہایت

ہوئی مجھ سے غلطی ہوئی جلد بازی ۔۔ میں اسکے لئے چاہتی ہوں معافی
نہ اُن باتوں کا دل میں لا تو خیال اب ۔۔ تو کر سینہ سے دور رنج و ملال اب
نہیں دکھ کی حالت میں تو آپ کو رکھ ۔۔ دوبارہ مزہ زیست کا اپنی تو چکھ
تو اب اپنے اعضا سے حظ بھی اوٹھانا ۔۔ کہ گزرے ترا عیش سے پھر زمانہ
تو آرام سے گھر میں رہنا ہمیشہ ۔۔ اسی طرح پھر دکھ نہ سہنا ہمیشہ
میں لونڈی کے مانند خدمت کرونگی ۔۔ میں مشغول خدمت میں ہردم رہوں گی
میں آزادی اب تیری حاصل کروں گی ۔۔ میں سرداروں کو اب تو مائل کروں گی
کہ آزادی تیری کریں وہ عنایت ۔۔ کرتا دے سکون تجھ کو ہر وقت راحت
تلافی خطا کی میں کچھ کر سکوں اب ۔۔ ترے دور ہوں پیارے رنج و تعب سب
ترے کام میں پھر میں آؤں پیاری ۔۔ محبت کو میں کام میں لاؤں پیارے
تری زیست آرام سے تا بسر ہو ۔۔ ترے واسطے جیل خانہ نہ گھر ہو

شمسون

کیا ضرورت خیال میں لائے ۔۔ مجھ کو۔ تو غم مرے لئے کھائے
ایک سمجھ دو نہیں ہیں پردہ ہیں ۔۔ اب تو واقع میں غیر ہر دو ہیں
میں تیرے جال میں نہ آؤں گا ۔۔ دھوکے پر دھوکا پھر نہ کھاؤں گا
غمزہ اور عشوہ تیرا جادو چشم ۔۔ تیری قاتل نگاہ آہو چشم
ناز و انداز کی تہری باتیں ۔۔ تری چالاکیاں تری گھاتیں
جانتا ہوں نہ آؤں گا اون میں ۔۔ اور نہ خود کو پھنساؤں گا اون میں
مثل اوس ناگ کے بنوں گا میں ۔۔ (دور تجھ سے سدا رہوں گا میں)
جو کہ بہرہ ہو جس پہ منتر کا ۔۔ بالیقین کچھ اثر نہیں ہوتا ہے

ازیورس ۱۸ ۔ ۴ ء ۵

جب تو انا تھا اور تھا میں جوان ۔۔ خوبیاں دہر میں تھیں میری عیان
جب مجھے لوگ دیتے تھے عزت ۔۔ دیتے تھے میرے کام کو شہرت
ڈرتے تھے بعض پیار کرتے تھے ۔۔ مجھ سے نفرت لگی تو ہی کرنے
بیبی ہو کر کے مجھ کو پھنسوایا ۔۔ ہر طرح نیچا مجھ کو دکھلایا

مجھ کو دشمن کے ہاتھ مین بیچا ہے
حکم ہے جتنا کرون تیرا شکوہ ہے

اب مین ہون جب کہ ہر طرح ناچار
اور ننگا ہون مین سب کی ہون مین مار

کور ہون مثل بچہ کے بے بس
ہون مین بدحال اور بہت بیکس

کس طرح تجھ سے اب رکھون امید
کانپتا ہون مین تجھ سے مثل بید

روز و شب تو ذلیل رکھے گی
اور نہ خدمت کرے گی میری کبھی

زن پرست اب بنائے گی مجھ کو
روز و شب تو رلائے گی مجھ کو

کاموں کو اور باتون کو میری
(جیسی عادت ہی پہلے تھی تیری)

دشمنون پر کرے گی یون ظاہر
تا سراسر برے وہ ہون ظاہر

وہ ستائین وہ چھیڑین اور دکھ دین
اور شقاوت سے کام وہ سب لین

تیرے گھر مین نہ اب رہون گا کبھی
تیرا قیدی نہ اب بنون گا کبھی

چھوٹا جب تیرے پنجہ سے صیاد
زیست بھر اب رہون گا مین آزاد

گھر ترا جیل خانہ وہ لاریب
جس مین صدہا فریب ہین صد عیب

اوس سے بہتر یہ قید خانہ ہے
گو نہ یان زیست کا ٹھکانا ہے

ویلیلہ
آؤن مین پاس تیرے پیارے
تجھے پیار کرون

شمسون
پاس میرے نہ آ بتِ خون خوار
تا نہ ہو جائے تیری حالت زار

یاد آ جائے تیری بد ذاتی ہے
میرے ہاتھون ہو تیری بربادی

توڑ ڈالون مین ہڈی پسلی تری
تجھ کو مجھ سے چھڑا سکے نہ کوئی

دور ہے اب معاف کرتا ہون
ہاتھ تجھ پر نہ صاف کرتا ہون

جھوٹھ پر اپنے رو یا کرون رات
بے وفائی غضب کی تھی ہیہات

باوفا بیبیون مین ہو بدنام ہے
جو کہ دنیا مین ہین زن گلفام

تجھ سے حاصل کیا کرین عبرت
تجھ کو جو ذرا ہے بے غیرت

اوس سے انجام رنڈاپہ کر آخر
تو جو ہے ہر فریب مین ماہر

دلیلہ

جا یہاں سے نہ اب ستا مجھ کو ۔ پھر نہ منہ اپنا تو دکھا مجھ کو

تو شقی ہے بھلا کس طرح منائے کوئی ۔ کون تدبیریں جنھیں کام میں لائے کوئی

مثلِ طوفاں ترا غصہ ہے نہایت ہی شدید ۔ زیست بھر تجھ سے نہیں میل کی مجھ کو ہے امید

گو کہ طوفاں سے اور بحر سے ہوتا ہے میل ۔ دونوں میں پیار سے کچھ دیر کو ہوتا ہے کھیل

میل ہو جاتا ہے پھر بحر میں اور ساحل میں ۔ میل کی تجھ سے نہ امید ہے زنہار ہمیں

کس لیئے آپ کو عاجز میں کروں حد سے زیاد ۔ جبکہ امید نہیں تجھ سے بر آئے گی مراد

مجھ سے نفرت ہے نہیں آتا گوارا ہے مرا ۔ مجھ سے ناراض ہر اک طرح سے دل ہے تیرا

بے وفائی کے لیئے مجھ کو ملامت کرتا ۔ میری بدعہدی پہ ہر طرح سے لعنت کرتا

مجھ کو کچھ کام نہیں تجھ سے غرض کچھ بھی نہیں ۔ اور اس بات کا الحق ہے مرے دل کو یقین

ہو گی اس دہر میں حد درجہ کی شہرت حاصل ۔ ملک میں ہو گی نہایت مجھے عزت حاصل

بے پروا نہ میں شہرت کے سیاہ اور سفید ۔ اس سے رکھتے ہیں ہر اک طرح کی اشخاص امید

منہ بھی دو رکھتی ہے اور ہے یہ عجوبہ دیبی ۔ وہ ہر اک طرح ہر اک شخص کو راضی رکھتی

گر ہے بدنامی کہیں ہے تو وہ گر جا شہرت ۔ ہے یہاں کون جسے دہر میں ہر جا شہرت

ملک میں تیرے میں بدنام ہوئی شک نہیں ہے ۔ ہے مرے ملک میں شہرت ہوئی اسکا ہے یقین

اس سے خوش ہوں کہ جو میں چاہتی تھی وہ بھی ہوا ۔ ملک میں میرے حقیقت میں ہوا نام مرا

ملک کے واسطے شوہر سے بھی کی میں نے دغا ۔ ملک نے میرے نہایت اسے اچھا سمجھا

میں جیوں یا میں مروں لیکن ثنا ہو گی مدام ۔ قوم میں گائیں گے سب لوگ مری خوبی مدام

عرس تربت پہ مری ہوگا بڑی دھوم کیساتھ ۔ اور ثنا گائیں گے سب لوگ مری دھوم کیساتھ

ملک میں میرے ہے یاایل کی جسطرح ثنا ۔ قتل بے رحمی سے اور دھوکے سے سسرا کو کیا (اقامینون ٤ و ٥ باب)

ویسی تعریف مری ہوگی شب و روز یہاں ۔ جو مرے دل میں تھا اب میں نے کیا اوس کو عیاں

رشک مجھ پر کرے یا کوئی ہو ناخوش مجھ سے ۔ (آخری بات کہے دیتی ہوں یہ میں تجھ سے)

نہ غرض ایسے سے مجھ کو نہ ہے پروا اوس کی ۔ آخری بار ملاقات ہے اب تجھ سے مری

احباب

یہ گئی یاں سے جو تھی واقعی کالی ناگن ۔ زہر جو اوگلا ہوا اس سے یہ ہم پر روشن

شمسون	جانے دو اس کو یہ ہے واقعی کالی ناگن	آلی یان پر کہ حماقت کرے میری ازو ...	
	رازوہ جس پہ حفاظت کا مری وار و مدار	زندگی کی بھی صیانت کا مری وار و مدار	
	اوس پہ افشا کیا اور اوس سے ہوا ہا ئے ذلیل	اپنے کو اپنی حماقت سے کیا ہائے ذلیل	
احباب	حسنِ محبوبان مین ہے قوّت عجیب	جس سے ہوتی دل کو ہے رغبت عجیب	
	جب کہ مائل ہوتے ہین رغبت دکھا	اپنی رعنائی بھی اور نزہت دکھا	
	تا محبت بھلی وہ حاصل کرین	عاشقِ رنجور کو مائل کرین ٹا	
	دل نہیں قابو مین رہتا ہے کبھی	ہے دلِ عاشق کو اس مین بے کلی	
شمسون	میان بیبی کے جھگڑے چکتا ہی ہین	خوشی دل مین وہ بعد کو لاتے ہین	
	مگر بے وفائی کا ہے یہ نہ حال	ہے اس حال مین میل از حد محال	
احباب	بے وفائی ہے حقیقت مین خراب	واقعی شوہر کے دل کو ہے عذاب	
	بے وفا ہین عورتین اور مرد بھی	بے وفائی سے ہے دل تک سرد بھی	
	بھول جاتے ہین وہ موسیٰ کا کلام	تھا جو الہامِ خدا سے لا کلام	
	مرد و زن ہین دو نہیں پر ایک ہین[۲]	اس طرح سے ایک دوسرا ایک ہین	[۲] پیدائش ۲-۲۴-
	ہے دوئی جس جا خرابی ہے وہان	بے وفائی کا مٹے نام و نشان	
	پھر نہ ہون یہ حادثے ہرگز عیان	ہو کسی کا پھر نہیں ایسا زیان	
	آنے کو طوفان ہے جاتے ہین ہم	پھر یہان کچھ دیر مین آتے ہین ہم	
شمسون	دن تو تھا صاف حقیقت مین ہے		
	طوفان آتا ؟ -		
احباب	طون اور طرح کا آتا ہے		
	اب یہان -		
شمسون	صاف کئے چیتان مین کچھ نہیں	اب نہین مین اسکے لائق بالیقین	
احباب	نہ اسید کر میٹھی باتون کی پیارے	نہ نازو ادا اور غمزون کا پیارے	
	جو تھین آزمائش ترے دل کی خاطر	فریب اون کا آخر ہوا تجھ پہ ظاہر	

کردار	مصرع اول	مصرع ثانی	حوالہ
	تو ہو سخت باتوں کے سننے پہ مائل	حرافہ اب آتا ہے نیکو خصائل	
	بڑی شان اور زعم سے یاں یہ آتا	قوی ہے وہ قوت کو اپنی دکھاتا	
	دلیلہ کا پہچاننا تھا نہ مشکل	نہ معلوم کس بات پر ہے یہ مائل	
	یہ ہر کیف آتا نہ جنگ و جدل کو	دکھاتا ہے بے فائدہ اجہل کو	
شمسون	کسی مقصد سے یہ آئے نہیں ڈر ہے مجھ کو ۔		
اہراپا	آگیا اس کا تو مقصد ابھی جانے گا ضرور ۔		
[illegible]	تعزیت کے لئے آیا نہیں ہوں اے شمسون	اور مقصد میرے آنے کا یہاں ہے شمسون	
	خوش نہیں تیرے مصیبت سے یقین کر اسکو	پہ نہیں دوست سمجھ اپنا مجھے اے خوش خو	
	ہوں میں عوج مرا نام حرافہ کہتے	کون ہے جو کہ نہیں دہر میں واقف مجھ سے	۱۔ استثنا ۳۱-۴
	شک نہیں تو نے مرا نام سنا ہوگا ضرور	گر نہیں درجہ بہت مجھ سے ترا ہوگا ضرور	شوع ۲-
	کار نامون کو ترے مین نے سنا اے شمسون	پہ یقین مین نے نہیں انکو کیا اے شمسون	۱- اسلاطین ۴-۱۹
	ہے یہ افسوس کہ اسوقت نہیں حاضر تھا	جنگ کرتا تھا بہت زور ترا ظاہر تھا	
	جان لے اسکو کہ مین ہوتا مقابل تجھ سے	ہے یہ مشکل کہ تو جان اپنی بچاتا مجھ سے	
	چاہتا ہون کہ ترے غور سے اعضا دیکھون	سچ تھی یا جھوٹ تھی شہرت تری اسکو جانون	
شمسون	زور کا میرے مزہ چکھ بھی جانے گا اوسے		
حرافہ	مجھ سے کیا لڑنے کو تیار تو ہے اے شمسون	جب کہ ہر طرح سے لاچار تو اب ہے شمسون	
	تجھ کو عاجز نہ کیا قید و سلاسل نے بھی	وہی غرہ ہے ترا اور وہی شیخی تیری	
	استخوان خر تا دان سے کہ جب قتل کیے	قوم کے صدہا جوان مین نے سنا ہے تو نے	۳۔ قاضیون ۱۵-۱۴ سے ۲۰
	کاش مین ہوتا ملا دیتا تجھے خاک میں تب	کچھ نہ بس چلتا اگر لاتا تو ہتھیار بھی سب	
	قوم کا نام مری ہوتا تو ہوتا بدنام	قوم عزت سے مجھے یاد کیا کرتی مدام	

ہی تو نابینا کروں جنگ میں کیونکر تجھ سی / ہوتا جو کام نہ ہو سکتا ہو اب وہ مجھ سے
فرصت کر کہ جو تو کرتا مگر اب کر تو / ہو سکے تجھ سے جو کچھ اب تو وہی سب کر تو
اندیشے سے جنگ کرنا مناسب نہیں مجھ کو / او فخر بھلا کیا ہے کیا زہر جو تجھ کو
برا سلوک تھا سرداروں کا جو پہنچا / ستاتے حد سے زیادہ رہے مجھے ایک
حوالہ اون کے دغا سے کیا گیا تھا میں / اور اندھا جور و جفا سے کیا گیا تھا میں
وہ جنگ میں نہیں غالب کبھی ہوئے مجھ پہ / یہ حال سب پہ ہے روشن نہ مخفی ہے تجھ پہ
نہ سوتے جاگتے گھر میں بھی مجھ پہ غالب تھے / وہ ساتھ فوج کے لڑ سکتے تھے نہیں مجھ سے
چھپے وہ گھر میں سوتا تھا رات کو جب ہم / ہوا نہ خوف مرا پھر بھی اون کے دل سے کم
معین بیبی کو میری بنایا اون سب نے / کرایا کام جو ایسا نہیں تھا وہ اوس کے
کرانا شادی سے عمرو دنا کا خون اوس کے / حقیقی دینا کے نور و ضیا کا خون تا وس کا
اگر ہو جنگ تو ایسے مکان میں ہو تجھ سے / کہ چھوٹ کر نہیں تو بھاگ جا سکے مجھ سے
زرہ تو پہن لے اور خود اور سپر لے لے / تو پھر چھپا لے تو شمشیر تیر تیر لے
تو گرز لے لے فقط ڈنڈا مجھ کو تو دو دو / جو چاہے دل ترا ہتھیار آپ تو لے لے
اگر کا تو توڑا مرا سر کو نہ ہی بچا چھوڑ [illegible] / اگر ہے کا فخر تیرے دل سے [illegible]
ہو چاہے گا کہ دگر بار ہار تو جا سکے / وہاں تو فخر کرے زور اپنا دکھلا سکے
مگر یہ بات نہیں ہو گی مجھ سے تیری کبھی / جو شکست ہوئی تجھ کو تو جہاں ہی [illegible]
زرہ بکتر اور سارے ہتھیار دون کو / [illegible] کو تلوار دون کر ڈھال دون کو
نہ لازم کہ اتنا [illegible] / [illegible]
اونکیں لائے سب پہلوان کام میں / [illegible] عالم میں
حفاظت میں اور نہ ہی یہ مرد ہیں / بلا ان کے سب گرد بھی گرد ہیں
یہ قوت تری سحر سے لاکلام / کیا تو نے جو کچھ تھا جادو کا کام
تو کہتا ہے بالوں میں میرے تھا زور / خدا سے ہی حاصل ہوا میرا زور
نہیں اون میں ہو سکتا ہے ایسا زور / نہیں قوت سے پیدائشی تیرا زور

اتالسطیون کا ایک شہر تھا۔

ہون ساہی کے کانٹے سؤر کے ہون بال — مگر ایسی قوت کا ہونا محال ہا

شمسون
نہیں جانتا ہون کہ ہے سحر کس کا نام — لیتا نہیں کبھی ہون مین ممنوعہ فن کا نام
ہے اعتماد میرا فقط ذو الجلال پر — قدرت پر اوسکی اور اوسی کے کمال پر
جو زور ہے وہ مجھ کو اوسی سے عطا ہوا — جب خلق اوس نے مجھ کو کیا تب ہی دیا
ہے زور میرے جسم کے اعضا مین ہر جگہ — جس طرح تیرے جسم کے اعضا مین ہر جگہ
حق کی طرف سے فرض مرے واسطے یہ تھا — (لازم تھا اس مین ہو نہیں مجھ سے کبھی خطا)
مین سر کے بال منڈانے نہ دون عمر بھر کبھی — طاقت رہے ہمیشہ بدن مین مرے وہی
طاقت ہے اب بھی وہ ہی اگر چاہے آزما — دجون جو بت ترا ہے تو مدد کو اوسکو جا
منت دجون سے کر کہ تجھے زور دے وہی — اور پست سامنے ترے کر دے مجھے وہی
اور سحر جس کو سمجھا ہے باطل کرے وہی — ہو نام اوسکا جس سے ہو عظمت تری بڑی
پر یاد رکھ کہ اوسکو کرے گا ذلیل و خوار — مالک خدا جو سب کا ہے اور سب کا کردگار
مجھ سے شکست کھائے گا جانے تو پائیگا — غالب دجون پہ تیرے خدا میرا آئیگا

حرافہ
خدا پر اب نہیں کر تو بھروسہ — وہ قادر ہے تو کیا تجھ کو ہے چھوڑا
نہیں پروا تری ہے کچھ خدا کو — ترے معبود تیرے کبریا کو
کیا خارج تجھے امت سے اپنی — کیا ہے دور اب رحمت سے اپنی
تجھے اب قید دشمن مین ہے ڈالا — جنہون نے تیری آنکھون کو نکالا
کہ چکی جیل خانہ مین تو پیسے — غلام اور ہون گدھے بھی ساتھ تیرے
نہیں باتون سے اب نکلے گا کچھ کام — او تجھ کو کون ہوگا ان سے بدنام
ہے اون کے واسطے اب استرہ خوب — وہ فوراً اون کو کر سکتا ہے مغلوب

شمسون
یہ جو ہنسی کی باتین تیری جو ہین سراسر — شمشیر سے زیادہ دیتی ہین زخم دل پر
مین مستحق ہون ان کا اسمین نہین ذرا شک — یہ بھی سزا ہے میری میرے لئے ہے بہتر
جو کچھ خدا سزا دے مین صبر سے سہون گا — مجھ پر کرم کریگا میرا خدا ہے برتر
تائب کو بخش دینا اوس کا کرم ہمیشہ — یہ ہی خیال آتا دل مین مرے ہے اکثر

	ایمان سے لڑون گا میرا خدا ہے حامی	حاصل وسی سے ہوگی تجھ پر ظفر سراسر	
	بہت تیرے اور جو ن بھی نا چیز اوسکی آگے	معلوم ہوگا یہ ہی اللہ ہے سب سے برتر	
	جس کی مدام کرتے دل سے ہین ہم پرستش	قادر ہے اور جہان مین سب سے وہی ہے اکبر	
حراقہ	اے عہد شکن قاتل و غدار و ستم ساز	اقبال یہ اور تجھ کو خدا پر ہے بہت ناز	
	ہے مثل تیرے تیرا خدا اگر ہو مددگار	بدنام ہوا تیرا خدا تجھ سے ریاکار	
شمسون	زبان دراز تیرے پاس اس کا		
	کیا ہے ثبوت۔		
حراقہ	تیری قوم ہاتھون مین ہے ہماری	رعایا ہو تم سب نہیں شک ذرا بھی	
	تیرے حاکمون نے یہ بات بھی	اطاعت مین سمجھی اونھون نے بھلائی	
	[۱] اونھون نے تجھے جب خلاف اسکی پایا	تجھے پکڑا قیدی بنایا ہمارا	[۱] قاضیون
	[۲] بلا جرم اشخاص بہی تو نے مارے	اونھین لوٹا اور اون کے کپڑے اتارے	۱۵-۱ سے -۱۳
	فلسطی پکڑنے کو فوج اپنی لائے	گرفتاری کو وہ فقط تیری آئے	[۲] قاضیون
	ضرر پر کسی کو نہ پہونچایا ہرگز	کسی کو نہیں لوٹا اور مارا ہرگز	۱۴-۱۹ و -۲۰
شمسون	[۳] فلسطی قوم سے مین نے چاہا تھا اک زن کو	کہ میری پیاری وہ ہو اور میری بیبی	[۳] قاضیون
	تمھارے شہر مین جلسہ کیا تھا شادی کا	نہ جس سے کوئی تھا مقصد کبھی برا ہوا	۱۴-باب
	مگر تمھارے جو سردار تھے عداوت سے	بھرے تھے اور مرے درپے ہوئے شرارت سے	
	بہ جبر بیبی سے وہ جانی چھینتان میری	ہوئی بہت ہی پریشان جس سے جان میری	
	کیا یہ جبر کہ مین تیس جوڑے کپڑے دون	تھا جن کا لینا مجھے اون سے ہر طرح موزون	
	کیا سلوک تھا جس طرح مجھ سے ویسا کیا	فلسطیون کو کیا قتل اون کو کپڑا دیا	
	تمھاری ہم پہ تھی مختاری جبر سے بے شک	یہ جبر کرتے ہو مختاری ہم پہ تم اب تک	
	یہ جبر کرنا اوسے وہ مین نے سمجھا ضرور	جو اہل دل ہین نہ سمجھین گے اسمین کچھ بھی قصور	
	جو کام کرتا تھا مین قوم کا وہی تھا کام	مگر جو قوم مری تھی وہ سمجھی میرا کام	
	اسی سبب سے مجھے باندھ کر کے تم کو دیا	وہ سمجھے مین نے بغاوت کا سارا کام کیا	

کیا تھا پیدا خدا نے رہائی قوم کو دون — جو اعدا قوم کے میرے تھے پست اونکو کرون
کسی نے پر نہیں افسوس میرا ساتھ دیا — کسی نے کام مین میرے ذرا نہ ہاتھ دیا
غلامی اون کی طبیعت مین بے گمان تھی بہت — اور اون مین پستی ہمت سدا عیان تھی بہت
یہی سبب ہے کہ اب تک تمھاری وہ ہین غلام — غلامی ہین مین رہا کرتے خوش خواص و عوام
مگر رہائی مین اس قوم کو دلانا ضرور — مین حق کی قدرت بے حد تمھین دکھانا ضرور
میرے ہی قتل سے وہ کام ہو سکا نہ تمام — رہا مین اپنے گناہون سے آخرش ناکام
مین پست کرنے کو رکھتا ہون تیرے اب بھی غرور — مین فیل مست ہون ہے سامنے مری تو مور
سہ بارہ تجھ سے مین کہتا ہون مجھ سے لڑ تو لے — نکال حوصلہ دل کا نہ جیالو اپنا ن سے

حرافہ: ہے غلام اب تو سزا وار سزائے از حد — جرم خون اور بغاوت کے ہوئے ہین سرزد
وہ سپاہی ہی نہیں تجھ سے کمینے سے لڑے — محض ذلت ہی بھلا فخر ہے لڑنے سے کسے

شمسون: اے لاف زن تو آیا تھا قوت میرے جانچنے — بہتر مین سمجھتا ہون کہ جانچ اوسکی تو کرے
پاس آ تو میرے تا مین دکھادون تجھے قوت — قوت جو بہت جلد تری جان کو ہو آفت

حرافہ: سن کے خاموش رہون قتل نہ اسکو مین کرون — اے وجون اس کے سبب سخت مصیبت مین ہون

شمسون: قتل کرنا مجھے تو چاہیئے تو حملہ اب کر — روک کچھ بھی نہیں جو دل مین تیرے ہو سب کچھ
بیڑیان پیر مین پر ہاتھ کھلے ہین میرے — سامنے اون کے نہیں کچھ بھی وہ ہتھیار تری

حرافہ: ایسی گستاخی کا لازم ہے کہ دین
اور جواب ۔

شمسون: بزدل و نامرد اب تو بھاگ جا — ورنہ یان رہ کر کے تو پچتاے گا
پاؤن مین زنجیر مین تو بھی اگر — حملہ ور ہون چور کر دون سر بسر
پا گھما کر تجھ کو پھینکون سے دور — بھیجا بھی ہو جائے تیرا چور چور

حرافہ: قسم دجون کی اب آئینگی آفتین تجھ پر — تو جکڑا جائے گا زنجیرون سے زیادہ تر
یہ شیخیان تری تجھ کو رولائینگی لاریب — نہ کام مین ترے ہرگز نہ آئین گی لاریب

اجباب	یہ پہلوان گیا شرمندہ ہوکے اب اپنے		خفیف ہوکے پریشان ہوکے وہ جان سے	
	اکڑ دھکڑ نہ رہی آن بان وہ نہ رہی		وہ شیخی جاتی رہی اور شان وہ نہ رہی	
	مگر وہ بکتا ہوا غصّہ ہوتا جاتا ہے		یہ کون جانے بلا مجھ پہ اور لاتا ہے	
شمون	مین ڈرتا اوس سے نہیں اور نہ اوسکی باتون سے		نہ اوسکی قوم سے بھی اور نہ اوسکی بیٹون سے	
	اگرچہ اوئین جری جولیت بلاشک ہے		مدد ہے جب کہ خدا مجھکو اون سے کب ڈر ک ہے	۱ سموئیل -
اجباب	وہ اپنی قوم کے سردارون پاس جائیگا		تجھے ستانے پہ مائل اونھیں کرائے گا	۱۷ باب
شمون	سبب کچھ تو بتلائے گا بالضرور		کہ جس سے ہو میری خطا کا ظہور	
	کرے گا نہ اس بزدلی کا بیان		نہ ہو بزدلی تاکہ اوس کی عیان	
	کہ چیلنج لڑنے کا اوس کو دیا		مگر بزدی سے نہ وہ لڑ سکا	
	مجھے اور کیا اب ستائین گے وہ		مصیبت مین کیا اور لائین گے وہ	
	بڑھا سکتے وہ کام میرا نہیں		زیادہ نہ کر سکتا ہون بالیقین	
	بہت ہاتھون کا کام کرتا ہون مین		بہت واموں کا کام کرتا ہون مین	
	مرے مالکون کو ہے اس سے مفاد		نہیں آرزو اون کی اس سے زیاد	
	بس اب موت ہی باقی ہے اور سزا		مگر مین سمجھتا ہون اس مین بھلا	
	اسے کرنا تجویز ہے دوستی		مگر آخری ہے یہ خواہش مری	
	مری موت کے ساتھ ہو انتقام		ہو کام اون کا اور میرا باہم تمام	
اجباب	مقدسون کے لئے شادمانی ہو اوس دم		ہے کرتا دور خدا اون پہ جو ہون جور و ستم	
	کسی کو کرتا ہے وہ اون کے واسطے پیدا		کرے وہ دور جو ہون اونپہ جور و جفا	
	ملائے خاک مین ظالم کا سارا کبر و غرور		رہائی دے کے کرے اہل دین کو وہ مسرور	
	انھین کو جو کہ ستاتے ہون اہل دین کو مدام		کرے وہ نیست مٹائے جہان سے اونکا نام	
	وہ کرتا اون کے ہے آلات جنگ کو بیکار		عدو جو حق کے ہون کرتا ہے اونکی حالت زار	
	وہ دیتا قوت حق سے اونھین مدام شکست		وہ کرتا حوصلے اعدا کے سارے یکدم پست	
	وہ مثل برق کے امید کو فنا کرتا		کہ نام دہر مین باقی نہیں رہا اون کا	

مقدسین کو ہے صبر سے ظفرمندی — ہے صبر چیز وہ جس سے ہمیشہ حق راضی
وہ ظلم و جور پہ اعدا کے ہوتے ہین غالب — خدا کی رحمتون کے واقعی وہ ہین طالب
تو پہلوان تھا اب صبر سے مگر لے کام — کہ آنکھین جاتی رہین جن سے تو ہوا ناکام
تو صبر سے ہی فقط کامیاب ہوگا ضرور — کرے گا تیری مصیبت کو تیرا خالق دور
یہ عید کا بھی جو دن تھا تجھے ہوا آفت — کہ تیرے دل نے نہیں لینے دی تجھے راحت
خیال تیرے ہر اک وقت کام کرتے رہے — تجھے ستاتے رہے اور دیا نہ چین تجھے
دکھائی دیتی ہے ظاہر مین اب مصیبت اور — یقین جان کہ تیرے لئے ہے آفت اور
عصا لئے کوئی آتا ہے یان یہ افسر اور — ہین دیکھ کر کے اوسے جب کہ کرتا اوس پہ غور
وہ عام مین سے نہین بلکہ خاص افسر ہے — یقین جان کہ حرافہ سے وہ برتر ہے
وہ جلد تجھ کو بتاوے گا جو کہ کرنا ہو — خدا کے حفظ مین اسوقت چھوڑتے تجھ کو

افسر عبرانیون ۔ بتاؤ کہ سمسون ہے یان کہان ۔

احباب ہتھکڑی پہنے ہوئے بیٹھا ہے وان پر تو دیکھ ۔

افسر
دجون کی حمد سرائی مین ہوگا جلسہ عام — ہمارے قطبیون کا تیرے لئے ہے یہ پیغام
ہے جلسہ دھوم کا اور کھیل اور تماشے ہین — ہر ایک قسم کے باجے ہین اور دمامے ہین
کہ آج دھوم سے قربانیان کرینگے ہم — کھلاتے اورون کو اور کھاتے بھی پینگے ہم
دکھائین گے وہان کل پہلوان کرتب سب — نمایان ہونگے حقیقت مین کار ہای عجب
ہین دید کے تری مشتاق واپنے خاص و عام — نہیں ہے شک کہ تجھے حیرت فزا ترے کل کام
تو ساتھ مین مرے وان چل تو تازہ دم ہو اب — لباس فاخرہ جو چاہے زیب تن کر سب
دکھا تو زور کا اپنے کرشمہ اب اک بار — کہ تیری مدح کرین سارے یار اور اغیار

شمسون
عبرانی قوم سے ہون تو جانتا ہی مجھ کو — حکم خدا کا بندہ تو مانتا ہے مجھ کو
جائز نہیں ہے جانا جلسہ مین تیرے مجھ کو — پیغام میرا کہ یہ لازم یہی ہے تجھ کو

افسر	تسلی بخش نہ سمجھین گے تیرا یہ وہ جواب۔	
شمسون	طرح طرح کے تماشے ہین اونکے یان جناب	ہمارے ملک مین ہرگز نہین جن کا جواب
	مداری بھی ہین وہان بھانڈوان ہین اونکے نقال	وہان پہ نٹ ہین کہ جنکی قلا عجب ہے چال
	کتھک بہت ہین وہان اور ناچنے والے	وہ سانگ بھرتے ہین ہر طرح کے بہت پیارے
	سوار وان ہین جو دوڑاتے ہین بہت شاطر	ہین وان پہ وہ جو کہ کشتی کے فن سے ہین ماہر
	بنیٹی والے پھری گتکا والے بازیگر	ہین وان پہ اور دکھاتے ہین اپنا اپنا ہنر
	دکھانے والے ہین شمشیر کے ہنر وان پہ	ہر اک فن کے ہین اوستاد وان پہ سب ہنرور
	ہین بٹیرون سے بھی جھگڑا ہوا اور نابینا	بلاتے مجھ کو تماشہ ہون ہین وان سب کا
	سبب ہے وہ مجھ کو ستانے کا اور ڈھونڈتے ہین	ذلیل کرنے کا بھی اور طور ڈھونڈتے ہین
	معاف رکھو نہین جاونگا وان مین ہرگز	نہ کھیل کوئی دکھاونگا وان مین ہرگز
افسر	سمجھ لے اس کو اس سے خفا وہ ہون گے سب۔	
شمسون	مجھ کو خیال اپنا ہے اپنی تمیز کا ہے	جس سے رہے سلامتی دل مین مرے سدا
	مجھ کو سمجھتے ہین وہ کمینہ بھی اسقدر	اس حال مین مین اپنے دکھاؤن وہان ہنر
	ہے شک نہین کہ اونکا مین قیدی ہون بالضرور	پر ہے یہ میری اب تو حمیت سے سخت دور
	جلسہ مین ان کے دیوتا کے کیسے مین چلون	اور ان کے ساتھ کس طرح عزت سے جی سکون
	میرے لئے یہ موت سے بدتر ہے بالیقین	ممکن نہین کہ جائے ہون اس طرح مین لعین
افسر	جلد جانا مجھے یہان سے ہے ضرور	دیر ہوگی تو مرا ہوگا قصور
	کیا ارادہ ترا یہی ہے اب	یان پہ کیون ٹھہرون جلد جاؤن تب
شمسون	یہی ارادہ مرا ہے خبر تو دے اونھیں جلد۔	
افسر	افسوس تیری ضد کا نتیجہ نہین اچھا	

شمون	کسی سبب سے تجھے افسوس کرنا ہو شاید ۔	
احباب	حد تلک اب پہونچ گئی ہے بات	تیرے سر پہ نہ آئین اور آفات
	یہ گیا ہے نہ آگ بھڑکائے	اون کو تجھ پہ نہ غصّہ مین لائے
	تیری باتون مین وہ ملائے جھوٹ	تیرا دشمن اونھین بنائے جھوٹ
	سخت پیغام آنے والا ہے	دشمن جان ترا زمانہ ہے
شمون	پہلی قوت مجھ مین پہراسے دوستو آئی ہے	شکر اور تمجید حق پہولون مین والائی ہو
	کار بد مین کام مین کیون لاؤن اوسکو دوستو	ہو یہ لازم جاؤن اس جا مین یہ مجھ کو کہو
	پاک چیزین کیا بتون کے سامنے گزرانو مین	کیون کرون کچھ ایسا جس سے اور آفت لاؤن مین
	کیون نہ مین جاؤن اوس جگہ مین لغو ہی ہو	اور دیوتون کو جاکے عزت دون یہ ہو لازم نہین
	کام یہ ناپاک ہو اور کفر کا ہے بالیقین	لغو ہی ہو اور کینہ جس سے مین ہونگا لعین
	سیچّے تیرون کے نہ لائق کام یہ تو بالیقین	عمر کے اپنے خالق مین کرونگا کچھ نہین
احباب	خدمت فلسطیون کی کرتا ہے تو ضرور	اس مین نہین سمجھتا ہو ہر گز تو کچھ قصور
شمون	بت پرستی کے تعلق مین نہ خدمت ہو مری	دوستون روزی کے خاطر ہی یہ محنت ہو مری
	اون کے قالبون مین جو خدمت ہو نہ ذلت ہو مری	روزی محنت سے کماتا ہی تو عزت ہے مری
احباب	دل سے جب کام نہیں ہوگا تو ناپاک نہیں ۔	
شمون	جبر سے کام جہان ان خطاوار ی ہے	جبر سے کام جو ہو اوس مین تو تا جاری ہے
	میری حالت مین کسی طرح کا پر جبر نہیں	کوئی مجبور نہیں کرتا ہے یہ دل کو یقین
	حکم دیتے ہین مگر جبر نہیں کرتے ہین	جبر کرنا نہیں اچھا یہ یقین کرتے ہین
	جاؤن مین وان یہ نہین جاؤن مراہی ہے کام	جاکے بت خانہ مین کس واسطے مین ہون بدنام
	گر خوشی سے مین وہان جاؤن گنہ گار مین ہون	یہ نہ مجبوری کا ہے کام خطا کار مین ہون
	خوف انسان کا رکھون حکم خدا کو توڑون	اس طرح سے انھیں سردار جو ہون خوش مین کیون

	مجھ کو بخشے گا نہیں میرا خدا ہے غفور	لعنتی ہونگا ہون گا مین نہایت مقہور
	ہے یہ ممکن کہ کسی خاص غرض سے ہم کو	دے اجازت کہ جہان بت کی پرستش بھی ہو
	جائین اور پھر بھی خدا سمجھے نہین تقصیر	عفو کر دے ہمین اور کوئی نہین ہے تدبیر
احباب	نہیں سمجھے کہ معذور کیسے ہو گا تو	
شمعون	عجب باتین مری دل مین اب تو آتی ہین	امیدین اچھی مرے دل مین اب تو لاتی ہین
	مین جاؤن وان پہ مرا دل مجھے یہ کہتا ہے	وہان کے جانے سے اب فائدہ بھی میرا ہے
	عجیب کار نمایان خدا کرائے گا	مین اور زور مرا کام آج آئے گا
	یہ کون جانے مرا آخری یہ دن ہو گا	مگر نہیں ہے کسی بات کا مجھے کھٹکا
	کرون گا وان نہ کوئی بات جو ہو دین کے خلاف	رہین گے مجھ مین وہان بھی مذہب کے اوصاف
احباب	وقت پر تو نے ارادہ کیا افسر اتنا	
افسر	اپنے سردارون کا پیغام مین پھر لایا ہون	تجھ سے یہ بات مین کہنے کے لئے آیا ہون
	تو تو قیدی بھی ہمارا ہے ابھی اور غلام	چکی تو پیستا رہتا ہے یہان صبح و شام
	حکم دیتے ہین تو افسر ہین تو کیون کرتا ہے	ہمسری کا بھی ہماری ہی تو دم بھرتا ہے
	تجھ کو لے جائین گے جس طرح سے ہم چاہین گے	کام مین تجھ کو ہر طرح سے ہم لائین گے
	گو وہ بھی تو ہو تو لے جائین گے ہم پا بستہ	خاک مین جائیگا مل جو کہ ہے غرہ تیرا
شمعون	مجھ کو لے جانا یہان سے نہیں کچھ آسان	تم مین سے بعض تو اٹھا جائین گے بیشک نقصان
	فوقیت تم کو بہت باتون مین حاصل ہے مگر	مجھ پہ قابو تو ہر اک بات مین حاصل ہے اگر
	جب کہ لے جاتا ہے عزت سے مین جاتا ہون اب	عذر اور حیلہ نہیں سامنے لاتا ہون اب
	حکم آقا کا سدا ماننے یہ لازم ہے غلام	اس کے بے مانے نہیں چلتا ہے دنیا مین کام
	پر یقین جان کرون گا نہ جو مذہب کے خلاف	مجھ کو امید وہ ان باتون سے رکھین گے معاف
افسر	تونے جو قصد کیا ہے وہ یقیناً اچھا	جس کو سن کر کے ہوا اب تو ہے دل خوش میرا
	تو سلاسل کو اتار اور رہو آزاد ابھی	غم سے آزاد ہو ہر طرح سے ہو شاد ابھی
	تیرے اس کام سے سردار بھی خوش ہونگے مگر	ہے یہ ممکن کہ ترا بخشیں وہ دل سے قصور

تجھ کو آزاد کریں تجھ کو کریں خرم و شاد — تاکہ اس طرح سے آیندہ نہ ہو تو برباد

شمعون

الوداع اے دوستو جاتا ہوں اب — خوف دل میں کچھ نہیں لاتا ہوں اب

ہے نہیں اچھا تمھیں لے جاؤں میں — کس لئے اس بات کو دکھلاؤں میں

دوستوں کے ساتھ میں آیا ہوں یاں — میں مدد کے واسطے لایا ہوں یاں

ہوں گے تم کو دیکھ کے ناخوش تمام — ہے یہ ممکن دیکھ کر مجھ کو عوام

غصّہ میں بھر جائیں اور کہنے لگیں — ہے یہ دشمن اس سے جو چاہیں کریں

لوگ تیوہاروں میں ہوتے بے لگام — وہ جہالت کے سراسر کرتے کام

اپنے بے قابو وہ کچھ رکھتے نہیں — بنتے حیوان سے بدتر بالیقین

نشہ میں مخمور اون کے قلب بھی — جب کہ ہوتے بنتے ہیں شیطان بھی

نشہ میں سردار فرعون بنتے ہیں — بے سبب وہ عاجزوں پر تنتے ہیں

اور پوجاری جوش مذہب سے ہیں مست — ہر طرح سے آج وہ ہیں چیرہ دست

ایسی حالت میں وہ دکھلاتے ہیں جوش — ہر گھڑی وہ کام میں لاتے ہیں جوش

پر یقین رکھو نہ ایسا کام کچھ — میں کروں گا جس سے ہوں بدنام کچھ

قوم و مذہب جس سے ہو بدنام بھی — کام ہو جس سے ہو میرا نام بھی

ہے یہ ممکن مجھ کو دیکھوگے نہیں — میں نہ پھر آؤں گا دل کو ہے یقین

احباب

جا تو اور قدوس اسرائیل اب — ہے جو قادر اور اس کی ہے دنیا یہ سب

رہنما تیرا احد تیرا وہ ہو — دور رکھے تجھ سے وہ ہر خطرہ کو

تجھ سے ظاہر ہو جلال کبریا — غیر امت بھی کریں حمد خدا

وہ فرشتہ یاں پہ پہلے آیا جو — تیری پیدائش کی خبریں لایا جو

اور دھوئیں کے ساتھ جو غائب ہوا — دیکھ کر جس کو منوحا بھی ڈرا

آتشی ہو واسطے تیرے سپر — دور رکھے تجھ سے وہ خوف و خطر

روح قوت تجھ میں جو تھی آئے وہ — وہ ہی قوت بار دیگر لائے وہ

جس سے تو اعدا پہ غالب ہوتا تھا — جنگ کا کوئی نہ طالب ہوتا تھا

مثل تیرے تھی نہ قوّت دہر مین
یاد تیرے کار قوّت مین ہمین نہ

ہے منوحا آ رہا جلدی سے اب
کیا خبر وہ لا رہا جلدی سے اب

جلدی آتا ہے مثالِ نوجوان
خوش نہایت ہے وہ اس دم بے گمان

ہے گمان اوس کا کہ یان پر ہوگا وہ
دل کا ہے آرام اب بھی اوسکا وہ

غالبًا لاتا ہے کچھ اچھّی خبر
جس سے خوش اوسکا ہوا ہے جان و جگر

مرے بھائیون کرتا ہون مین سلام
بہ ظاہر نہ تھا آنے کا کوئی کام

نہ امیّد تھی بیٹے کو دیکھون مین
کہ اس بات سے خوف واقف ہون مین

کہ وہ جلسۂ عام مین ہے گیا
جہان جاتا ہے آج مجمع بڑا

کہ تا جلسہ مین وہ تماشہ کرے
سنائی دین یہ باتین آتے مجھے

ہے ان باتون کا چرچا کل شہر مین
نہیں شک کہ از حد خوشی ہے اونھین

وہان دیکھون اوس کو مناسب نہ تھا
کوئی کام سرزد ہوا اس طرح کا

جسے دیکھنا سمجھون بہتر نہیں
وہ اس وقت مجبور ہے بالیقین

مین دیتا خبر تم کو تا شاد ہو
خوشی تم مرے ساتھ مین اب کرو

ہے امید آزادی اوس کی مجھے
وہ اے کاش پوری ہو ہر طرح سے

مفصّل بیان کیجئے اے جناب
بتا دیجئے آپ ہم کو شتاب

رہائی کی ہے کون امید اب
ہمارا ہو دل شاد جس کے سبب

جس طرح مجھ سے بنا مین نے کی کوشش بیاہ
تا کسی طرح سے تسکین مرے دل کو ہو

جتنے سردار فلسطی ہین مین اون سب سے ملا
راستہ مین بھی ملا اون کے مین گھر پر بھی گیا

اون کی منّت بھی کی اور سامنے اونکے رویا
غم اولاد کا اظہار ہر اک طرح کیا

چھوڑ دین بیٹے کو رے کر کے وہ فدیہ مجھ سے
سخت دل جو تھے لگے کرنے قضیہ مجھ سے

کیون کہ مغرور تھے حد درجہ شقی تھے الحق
باتین تھین کینہ کی جن سے کہ کلیجہ ہو شق

میری باتون کو حقارت سے وہ سب سنتے تھے
اور بے ہودگی سے انکار وہ کرتے مجھ کو

چاہتے تھے کہ مرا بیٹا سدا دکھ مین رہے
ایک دم بھی نہیں وہ دہر مین کچھ سکھ مین ہے

کاہنون کے یہ ہی بندے تھے جو ان کے تھے غلام   تھے شقاوت کے ہر اک طرح خیالات تمام
دوسرے وہ تھے جو طالب تھے زر وسیم کے بھی   بے دیئے کام نکلتا نہیں ہے اون سے کبھی
ملک کو قوم کو اور دین کو زر کی خاطر   بیچنے کو وہ تھے تیار و ہر دم حاضر
تیسرے ایسے تھے جن کے تھے شریفانہ خیال   جو نہیں چاہتے تھے شمعون کو کرین وہ پامال
انتقام اوس سے لیا جتنا سمجھتے کافی   اب ہوس دل مین نہیں اون کے تھی اور کچھ باقی
کیونکہ دشمن کو کیا ایسا نہ ڈر اوس سے رہا   اوس کے کرنے سے رہا تھا نہیں نقصان ذرا
تھوڑے سے فدیہ پہ اب چھوڑنے کو راضی تھے   اور ہمدردی کا اظہار وہ کرتے مجھ سے
شور ہے کیا فلک جس سے پھٹا جاتا ہے   دیکھئے کون سا اب چرخ ستم ڈھاتا ہے

اجابا   چلا رہے ہین لوگ سب اب دیکھ کر شمعون کو   دیکھتے ہین قید مین اب بے خطر شمعون کو
اندھا ہے ناچار ہے پہلے وہ ڈر اون سب کا تھا   یا کوئی اور کار قوت اوس کا اب بے زور ہوا
جس کے باعث نعرہ تحسین کا اب ہے زور و شور   میرے ہی بیٹے کی خاطر آج سب کا زور و شور

منوحہ   میراث میری کل بھی جائے تو جائے کیا ڈر   ہر طرح دوستو ہے میرے لئے یہ بہتر
بیٹے کو پاؤن اپنے خواہش یہی ہے دل کی   اسکے سوائے کوئی حسرت نہیں ہے میری
غربت مین ساتھ اوس کے رہنا پسند مجھکو   ناداری کی مصیبت سہنا پسند مجھ کو
یہ چاہتا نہیں مین وہ قید مین رہے اب   دکھ درد اور مصیبت اعدا سے وہ سہے اب

اجابا   زر جمع کیا کرتے ہین فرزندون کی خاطر   سب کرتے کفایت بھی ہین دلبند کی خاطر
سب خرچ کئے دیتا ہے فرزند کی خاطر   سہنے کو غریبی تو ہے دلبند کی خاطر
فرزند کیا کرتے بڑھاپے مین ہین خدمت   ظاہر وہ اسی سے ہین کیا کرتے محبت
فرزند کی خدمت کو بھی تیار ہے اب تو   کوئی نہیں غمخوار ہے غمخوار ہے اب تو
اندھا ہے اسی وجہ سے ناچار ہے اب وہ   اورون کے لئے دیکھئے آزار ہے اب وہ

منوحہ   اندھے ہین پدر اوسکی خدمت مین عمر گزارونگا دوستو   اور ہر دم پاس اوسکے مین رہونگا دوستو
تخت میرا دیکھ کر اوسکو بڑھیگا بالضرور   کام اوس کے ایسے تھے مشہور تھے نزدیک و دور
آ گئے ہین بڑھ گئے گیسو اوس کے اب گنبد تلک   اور شانداری مین ہے وہ واقعی مثل ملک

اون کے باعث نے دربھی اب سکا ہو مثل سیاہ ۔ ہے وہ اندھا ورنہ کر سکتا نہین کوئی تباہ
بال دیکھے ہین کہ اوس کے واسطے ہین ایک سپاہ ۔ جس طرح سے لشکری ہون خیمہ نزدیک شاہ
زور ہی جب دے دیا بینائی حق دیگا اوسے ۔ اور اپنے واسطے خدمت مین حق لیگا اوسے
یون نہین بیکار گھر رہنے دیگا اب وہی ۔ زور پہلا سا خدا نے دے دیا ہو جب وہی

اجباب نہین تیری باطل خوشی اے جناب ۔ اوسے اب ہو حاصل رہائی شتاب
ترے بعد ہمکو خوشی ہے ضرور ۔ بحالی سے ہوگا ہر اک کو سرور
بر آئین تری ساری امیدین اب ۔ ہین امید سے تری اب خاوسب

منوحہ تمہاری دوستی کا ہین ہون قائل ۔ تمہاری باتون سے خوش ہو مرا دل
سنو یہ شور کیا درد انگیز ۔ بگا نالہ کی فریاد ہے شیشہ
نہایت دردناک آوازین آئین ۔ خبر اندوہ و غم کی وہ ہین لائین
خدا سے ہے اے ستم کیا ہو رہا ہے ۔ نہین شور ایسا پہلے یان ہوا ہے

اجباب یہ ظالمون شور سے یہ نالہ و فریاد ہم ہے ۔ یہ سم ہے کوئی یا قریب پیدا ہوا ہم
اوس جا سے کہ کوئی بستی جلی ہو ویران ۔ شور و غل جو کہ ہم سنتے ہین ہم اے یاران
قتل ہو خون ہے اور سخت ہلاکت ہو گا ۔ سخت بے دردی و بے رحمی کی آفت ہو یان

منوحہ بیاہی تھی اوس شور سے آشکار ۔ ہو یہی شور پھر سنتا ہون بار بار
کہین بیٹے کو مار ڈالا نہ ہو ۔ کرون ہائے کیا دوستو اب کہو

اجباب قتل اوس کو کر رہا ہو تیرا شیدا الیقین ۔ شور ایک ستون کا ہوتا نہین لگتا کہین

منوحہ کیا دردناک حادثہ سرزد ہوا ہے اب ۔ ٹھہرین یہان کہ دیکھین ابھی کونسا غضب

اجباب ٹھہرنا یہان تو مناسب ہے اب ۔ پہنچین جاکے جلدی مین کیون ہے سبب
فلسطی وہان ہو رہے ہین ہلاک ۔ اسی وجہ سے شور اندوہناک
وہ مردون کی لاشون پہ ہے پریشان ۔ پہنچے تائید حق ساتھ مین بے گمان
خدا کے کرم کو نہین لگتی دیر ۔ بناتا ہے وہ ناتوان کو دلیر
ہے ممکن کہ بینائی کی ہو عطا ۔ اوسے اور بھی زور حق نے دیا

	وہ کرتا ہے اعدا کو یکسر ہلاک		یہان ٹھہرنے ہے کچھ نہین یا نہ باک
منوچہر	ایسا خیال کرنا خیال محال ہے		
احباب	حق نے کئے وہ کام کہ جن کا یقین محال۔ ویسے ہی کام اوس کے لئے ہین نہین محال۔		
منوچہر	قادر مطلق ہے کرسکتا وہ سب کچھ بالیقین	=	پر یہ شک ہے کام ایسے وہ کریگا اب نہین
	شک ہے غالب ہوتی جاتی ہے امید دل کشا		ٹھہرین تھوڑی دیر اب یان حال سب کھل جائیگا
احباب	جلد آنے کی خبر جا ہے یہ ہی ہے یا بھلی	=	پھیلتی ہین جلد وہ خبرین جو ہون از حد بری
	جو کہ خبرین اچھی ہون وہ پھیلتی ہین دیر مین		اور اس سے ہوتی ہے از حد پریشانی ہمین
	آرہا ہے دیکھئے تیزی سے اک عیری جوان		ہے ہماری فرقہ کا ہے شکل سے اوسکی عیان
خبر لانے والا	ہائے مین جاؤن کہان از حد ستم از حد غضب	=	چین مین پاؤن کہان از حد ستم از حد غضب
	ماجرا جو کچھ ہوا وہ سامنے آنکھون کے ہے		گو یہان ہون سامنے وان کی ہے یان ایک تصویر
	دل سے جاتا ہی نہین ان کی ہر اک شی کا خیال		ہو نہین کچھ بھی مصیبت پر سہے آتا خیال
	رہبری حق کی یقیناً دل سے لے آئی یہان		ہے منوچہر یان یہ مجھ کو اس لئے لائی یہان
	تم بھی ہو اہل وطن یان پر مرا دل شاد ہے		ہے یہی کہنا کہ غازہ سر بسر برباد ہے
منوچہر	شور و غل تھا بے طرح آوازین بھی تھین دردناک	=	ایسا لگتا تھا کہ اک عالم ہوا جاتا ہلاک
	ہے ضرورت کچھ نہین تمہید کی کر تو بیان		ہین نہایت سننے کے مشتاق ہم سب کے گمان
خبر لانے والا	مین بتاؤن گا مگر دم لینے دو اے مہربان		سانس پھولی ہے جگر سرکو میرے ہے گمان
منوچہر	مجملاً کہہ تو بیان چھوڑ دے تفصیل کو اب	=	
خبر لانے والا	اہل غازہ ہو گئے ہلاک اب سب	=	جس کے باعث ہے سب کو رنج و تعب
	دفعتہً ہو گئے ہلاک و تباہ		شہر باقی رہا ہے سنسان آہ

منوحہ	افسوس تو ہے پر نہین افسوس نہایت	بخشے گی ہمین فائدہ دشمن کی ہلاکت
خبرلانے والا	دل کو خوش اس خیال سے کر اب	رنج اور باتین لائین کیا ہے عجب
منوحہ	بیان کر ہلاکت ہوئی کس سے اون کی	
خبرلانے والا	شمسون اون کی ساری ہلاکت کا سبب ہے	
منوحہ	سن کر خوشی سے رنج بدل میرا اب گیا۔	
خبرلانے والا	خبر غم نہ چاہتا دون جلد	کام عجلت سے کس لئے لون جلد
	مجھ کو تیرے بڑھاپے کا ہے خیال	غم نہ دل کو کرے تیرے پامال
منوحہ	پوری خبر سنا دے ہر دل کو بے قراری	تاخیر سے ہر دل کو تکلیف ہے بھاری
خبرلانے والا	سب سے بری خبر یہ شمسون مر گیا ہے۔	
منوحہ	بے گمان یہ خبر بری ہے ضرور	ساری امیدین ہو گئین کافور
	واسطے کس کے فدیہ دون گا اب	دوڑ کس کے لئے کرون گا اب
	مخلصی کس کی مین کراؤن گا	گھر مین کس کو مین ساتھ لاؤن گا
	اوس کو اب موت نے کیا آزاد	آج اپنے خیال مین تھا شاد
	گل امید اب گیا مرجھا	اوس پہ بے وقت پڑ گیا پالا
	یہ ہی انسان کی ہے خوشی کا حال	ہے خوشی اوس کی مثل خواب و خیال
	پیشتر اس کے رنج و غم مین کرون	چاہتا ہون کہ تجھ سے جلد سنون

	کس طرح سے مواسرا دلبند		مرا لختِ جگر مرا فرزندؑ
	کبھی ہے موت شرم کا باعث		تو بتا اوس کا اب تھا کیا باعث
	کبھی عزّت سے لوگ مرتے ہین		باعثِ فخر کام کرتے ہین
	جب کہ سب اوس نے مار ڈالے تھے		زندگی کے سبھون کو لالے تھے
	کس نے اوس پہلوان کو قتل کیا		داغ مرگِ پسر کا مجھ کو دیا
خبر لانے والا	دشمنون نے نہین کیا اوسے قتل۔	==	
منوچہر	بتا کس طرح قتل وہ اب ہوا		وہ کیا تھک گیا اس لئے مر گیا
خبر لانے والا	اپنے ہی ہاتھون قتل ہوا اب وہ پہلوان۔		
منوچہر	خودکشی کا تھا سبب کیا یہ بتا دے مجھ کو	==	اب مفصّل تو بتا جو کہ خبر ہو تجھ کو
	کیونکر مخالف ہوا اپنا وہ میانِ اعدا		کون سا جبر تھا جس واسطے اوس نے یہ کیا
خبر لانے والا	سبب تھا ضروری نہین اس مین نیک	==	کیا کام جرأت کا یہ یک بہ یک
	عمارت کہ جس مین تھا اک اژدہام		ہزارون زن و مرد تھے لاکلام
	اوسے زور سے منہدم کر دیا		ہلاک اپنے کو اور اون کو کیا
منوچہر	اپنے خلاف ہو کے لیا تو نے انتقام	==	اعدا کے ساتھ اپنا کیا کام بھی تمام
	کافی ہے وہ جو تو نے ہمین دی خبر ابھی		بہتر یہ ہو گا حال بتا دے اگر سبھی
	گر ڈر ہے جبکہ وان پہ یہان پر تو رہ عزیز		تو سلسلے سے ہمکو بتا بات باتمیز
خبر لانے والا	کسی کام سے صبح کو آیا وان	==	ہوا جب کہ خورشید جلوہ کنان
	سنی مین نے شہنائیون کی صدا		اوسی سے وہ کل شہر تب گونج اوٹھا
	خبر عام جلسہ کی وہ دیتی تھی		کہ ہونے کو تھی وان پہ بے حد خوشی
	بمشکل کیا ختم تھا اپنا کام		یہ کہتے سنا لوگون کو وان تمام
	ہمارا عدو جس کا شمشون ہے نام		کیا جس نے تھا ہمکو بس تلخ کام

وہی اب ہوے بس ہے اپنا غلام
ہون سب ناظرین دیکھ کر شاد کام
تھا افسوس سن کر مجھے بالضرور
ہے شمسون مقید مثالِ غلام
یہ چاہا نہ موقع کو دون ہاتھ سے
وہان پر تھیٹر تھا از حد بڑا
وہ تھا قوس کے مثل اور تھا بلند
تھے سردار اور قطب اون کے سبھی
تھیٹر کے آگے تھا میدان وسیع
جو تختون پہ بیٹھے تھے یا تھے کھڑے
تعرض کسی کو نہ تھا اور خیال
تھے خوش سب تھا اوسوقت نصف النہار
تھا جسے خوشی سے اون کو از حد سرور
تماشون مین اور کھیل مین اب لگے
وہان لائے شمسون کو با اہتمام
وہ وردی سجیلی تھا پہنے ہوئے
پیادے تھے ساتھ اوسکے اسوار بھی
فلاخن لئے اور نیزے لئے
مزین تھے گھوڑے سجیلے جوان
اوسے دیکھ کر نعرہ زن سب ہوے
رہائی او نہین اون کے دشمن کو دی
پھٹے کان کے پردے تھا اتنا شور
تھا شمسون مین صبر اور جرأت نمود

دکھائے گا وہ کھیل اور ایسے کام
وہان جائین ہم چھوڑ کر اپنے کام
ہے اعدا کو اسوقت از حد سرور
خوشی سے عدو ہین بہت بے لگام
مین کام اوسکے دیکھون مین کھون اوسی
بڑا تھا مکان دو ستون پر کھڑا
تھے اہلِ دول وہان جو تھے ارجمند
تھے وان جن کو اور ون پہ تھی برتری
عوام اوس مین تھے اور شریف و وضیع
کھڑے ہونے کو وان ملی جا مجھے
رہا وان مین دیکھا کیا سارا حال
خوشی سے ہر اک کا تھا دل پر بہار
ہر اک دل کی کلفت تھی اوسوقت دور
ہر اک طرح بہلانے دل سب لگے
تھے مشتاق اوس کے خواص و عوام
تھا ساتھ اوس کے باجے بھی بجتے ہوئے
تھا ساتھ اوس کے قادر کماندار بھی
بہت پہلوان ساتھ تھے من چلے
تھا شمسون روان مثلِ شیرِ ژیان
دجون کی وہ تعریف کرنے لگے
دگر بار اون کو ہوئی خورمی
گیا دور ونزدیک اون سب کا شور
تھا گردن کشی سے نہ کچھ اوسکو سود

دکھانے لگا اپنے اب کار زور
حقیقت مین تھے سب عجب کار زور

گران چیزون کو وہ اوٹھاتا بہ زور
کبھی توڑتا اور گراتا بہ زور

تھا زور اوس کا مانند پیل دمان
تھے خوش دیکھ کر جس کو پیر و جوان

مقابل مین کوئی نہ آسکتا تھا
نہ زور ایسا کوئی دکھا سکتا تھا

تھا کرتب کے ساتھ اوس مین مذاق
غرض تھا ہر اک بات مین اپنی طاق

تھا اک لڑکا ساتھ اوسکے اوس سے کہا
ستون جو ہین پاس اون کے لے مجھ کو جا

سہارا مین کچھ دیرتا اون کا لون
مین اعضا کو اس طرح آرام دون

ستونون کے جب پاس وہ آگیا
اونھین ہاتھون مین لے کے کہنے لگا

خدایا دگر بار پھر زور دے
وے اعدا پہ اسوقت غلبہ مجھے

کہ لون اپنے اعدا سے مین انتقام
جلالی ہو جس سے ترا پاک نام

ستونون کو کر جھکایا بہ زور
یکایک ہوا اس قدر وانپہ شور

ہلا کا یا پانی کا ہو جیسے شور
دکھائین وہ جبوقت کل اپنا زور

تھا شور ایسا ہی جب مکان وہ گرا
نہ جس کو ہلا سکتا تھا زلزلہ

تھے سردار و خاتون و سالار بھی
تھے خاصان کل ملک وان پر سبھی

کہ کل ملک کے وان نمایندے تھے
منتر اور پنڈت بھی سب آئے تھے

کہ تھا جلسہ عام اور عید بھی
تھا دن ایسا جسمین تھی از حد خوشی

عمارت کے نیچے ہوئے سب ہلاک
ہوئے ساتھ دشمنون کے سب ہلاک

عوام اوس کے باہر تھے وہ کچھ بچے
پریشان بھاگے وہ آخر ڈرے

احباب

سخت نقصان اپنا کرکے لیا تھا انتقام
قابل توصیف دنیا مین رہیگا ترا نام

کام جس کے واسطے دنیا مین تو پیدا ہوا
اوس کو جیتے اور مرتے تونے خوبی سے کیا

تھی ضرورت ایسی ہی جس سے کیا خود کو ہلاک
مرتے دم تو نے ہزارون کا کیا قصہ پاک

جیتے دم اتنے نہین تونے کئے اعدا ہلاک
مرتے دم ای جنگجو جتنے کئے اعدا ہلاک

اتفاضیون

تو مظفر موت سے اعدا پہ اپنے ہو گیا
جو عدو تھے تیرے اونکے ساتھ مین تو بھی موا

بعضے از احباب	مے بت پرستی سے معمور تھے	وہ صہبا کے نشہ سے مسرور تھے	
	تھے آسودہ وہ از کباب و شراب	تھے نخوت سے پیرا اون مین سب شیخ و شاب	
	وجون کی وہ کرتے تھے حمد و ثنا	اوسے جانتے برتر از کبریا	
	وہی جس کا سیلا ہے اقدس مقام	وہین پاک جا مین ہو اوس کا قیام	پیرو مسلم کے پیشتر یہودیوں کا قبلہ تھا
	ہویدا ہے دیوانگی حق نے کی	جو تھی عقل و دانش وہ رخصت ہوئی	
	عجب دل مین خواہش ہویدا ہوئی	(ہلاکت تھا انجام اور نیستی)	
	تبھی کن جو اون کا تھا اوس کو بلائین	بلا اس طرح اپنے پہ جلد لائین	
	وہ کھیل اور تماشون مین مشغول تھے	دل اون کے بلند اور مجہول تھے	
	وہ اپنی ہلاکت کا باعث ہوئے	اوسے لائے اپنے پہ نادانی سے	
	یہ ہی حال انسان کا ہے لا کلام	دہے مغضوب حق اور گنہ کا غلام	
	تباہی وہ اپنے پہ خود لاتا ہے	سزا اس طرح اپنی وہ پاتا ہے	
	ہے تاریک عقل اوسکی اوسکا دماغ	اسی وجہ کھوتا ہے اپنا فراغ	
چند احباب	وہ اندھا تھا دل اوسکا پر نور تھا	تنو مند تھا گو کہ مجبور تھا	
	وہ تھا مثل مردہ کے از حد ذلیل	تن و توش تھا گرچہ مانند پیل	
	ہوئی شعلہ زن آتش اندرون	کیا حال اعدا کا یکسر زبون	
	ہو جون حملہ آور کوئی اژدہا	پرندون مین محشر کرے وہ بپا	
	کرے یا شکار اون کو اپنا عقاب	سراسر پرندون کے حق مین عذاب	
	اسی طرح سے صیاد اون کو کیا	وہ ساتھ اون کے خود خاک بھی ہو گیا	
	تھا حال اوس کا مانند ققنس ضرور	جو رہتا عرب مین جو ہے یان سے دور	
	اگرچہ وہ جل کر کے ہو جاتا خاک	نہین ہوتا اوس کا مگر قصہ پاک	
	اوسی خاک سے پیدا ہوتا ہے وہ	موا اگرچہ تھا زندہ ہوتا ہے وہ	
	وہ رہتا ہے پھر زندہ صدہا برس	اوسی شکے ہے مانند ششمون بس	
	اگرچہ ہے ششمون پہ ظاہر ہوا	وہ اس موت سے گویا زندہ ہوا	

وہ زندہ ہے جب زندہ ہے اوس کا نام — رہین گے سدا زندہ عالم مین کام

سنوحہ غم و الم کا نہین وقت اب ہا یارو — نہ کوٹو چھاتی نہ ماتم بپا کرو یارو

ضرور ہے نہین اوس کے لئے کرین ہم غم — نہین ہے خوب کہ زار و قطار روئین ہم

یہ شمسون دوستو آخر تلک ہا شمسون — جو کام کر نہ سکے اور کر گیا شمسون

ہوئی ہے ختم دلیرانہ زندگی اوسکی — تھی موت مین بھی اسی جبر خوشی اوسکی

جو اعدا اوس کے تھے اون سے لیا بدلا — فلسطیون کو ہر اک جا پہ خستہ جان ہی کیا

اونھین وہ رنج دیا سالون جو کرین ماتم — خوشی سے بدلا ہے اوس نے ہمارا سارا غم

ہوئی ہے قوم ظفر مند سرفراز آزاد — مگر نہ وقت کو یہ قوم اب کرے برباد

فلسطیون کو ندامت ہے اور نقصان ہے — ہر اک عدو جو ہمارا ہے اب پشیمان ہے

یے کام ہمت و مردانگی ہے سارے تمام — اوٹھائے تاکہ نہ ذلت کبھی ہماری قوم

ہے اب تو فخر مجھے خاندان کو میرے — کمائی ایسی ہے شہرت ہماری شمسون نے

کہ جس کا دبدبہ آخر تلک ہے گا قایم — رہیگا سارے دلیرون مین اوسکا افضل نام

خوشی کی بات کہ اوس سے خدا جلال ہوا — عدو کی موت تک اور فضل اپنا اوس نے کیا

نہ کام قابل الزام اوس سے تھا پیدا — نہ کام قابل نفرت کوئی ہوا اوس کا

ہوا نہ کام وہی جو کہ قابل تعریف — یہ موت اوس کی حقیقت مین قابل تعریف

یہ موت ایسی ہے جس کے سبب دل خوش تھی — مگر اے دوستو اب یہ صلاح ہے میری

نہ دیر ہم کرین اپنے تئین تر و تازہ سے — درست قاعدے سے ہم کرین گے دفن و کفن

وہ لاش جو کہ ہے دشمن کے خون آلودہ — اپنا اپنا دیکھیں نام و نشان رہے خون کا

مین جا کے لاتا ہون اپنی برادری یہان — اوٹھا کے جلد وہ لے جائین یہان لاش وہان ا قاضیون

جہان ہے گھر مرا اور میری قبر گاہ جہان — کریں گے ساتھ مین عزت کے اوسکو دفن یہان ۱۶-۳۱

نہ حال ایسا عدو کا کہ ہم کو روکیں وہ — اور اوس کی لاش اوٹھانے مین ہمکو دیں وہ

جہان وہ دفن ہے وہان مقبرہ بناؤن گا — وہان درخت ہر اک طرح کے لگاؤن گا

ظفر کی یاد کی چیزین یہان یہ ہون گی سب — لکھاؤن گا وہان سب اوس کے کار ہای عجب

کبھو رہیگا وہان تیج بات ہوگا وہان ‏— یہ پیڑ اوس کی ظفر کا ہمیشہ رہیگا نشان

بیان نظم مین کل قوم اوسکا گاینگی ‏— اور اپنی قوم کا نامی اوسی بتاینگی

کرین گے آکے زیارت وہان دلیر جوان ‏— ہو پیدا اون مین دلیری بہادری جان

کرین گی آکے زیارت زنان دوشیزہ ‏— کرین گی رنج کہ ابتر ہوا تھا حال اوسکا

کہ اوس کا بیبی کی نسبت تھا انتخاب بڑا ‏— اسی سے حال ہوا اوس کا لاجواب بڑا

احباب

خدا کرتا ہی سب اچھا نتیجہ سے یہ ظاہر ہے ‏— حکیم و قادر مطلق وہ ہے اور پاک طاہر ہے

خدا کے کام پہ ہم اپنی بے دینی سے شک لاتے ‏— مگر انجام جب ہوتا حقیقت ہم یہی پاتے

خدا نے جو کیا تھا وہ ہمارے فائدہ کا تھا ‏— مصیبت تھی کہ دکھ سکھ تھا ہمارے واسطے اچھا

وہ اپنے چہرہ کو گویا کبھی ہم سے چھپاتا ہے ‏— وہ ناامیدی مین فضل و کرم اپنا دکھاتا ہے

مدد کی اوس نے شمسون کی کہ تا یہ ثابت ہو ظاہر ‏— خدا آخر تلک تھا چاہتا اوس اپنے بندہ کو

ہے غازہ رو رہا اور کل مددگار اوسکا [illegible] ‏— مخالف حق کے جو ہین اسطرح برباد ہوتی ہیں

ہمیں یہ تجربہ حاصل ہوا ہم کو جو خادم ہیں ‏— خدا کے فضل سے ایمان مین جو اوسکے قایم ہیں

رکھیں امید حق سے اور پھر دیکھیں ہم [illegible] ‏— کرے گا وہ خدا جو ہو ہمارے واسطے بہتر

ہم اطمینان حاصل کرکے ہوتے یان سے رخصت ہیں
ہمارے واسطے شفقت خدا کی اور برکت ہیں

تمام شد

ریویو

فردوس گمشدہ

اس نام کی ایک کتاب بہ طرز مثنوی مسٹر عیسیٰ چرن صدا ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع لکھنؤ نے انگلستان کے مشہور وقائع نگار جان ملٹن کی مایۂ ناز تصنیف پیراڈائز لاسٹ کی مسلسل مثنویوں کا ترجمہ اردو زبان میں عام فہم عبارت کی صورت میں جمع کر کے شائع فرمایا ہے۔ کتاب مذکور کا یہ دوسرا ایڈیشن ہے اس سے قبل بھی یہ کتاب شائع ہو چکی ہے۔ جو اپنی غیر معمولی مقبولیت کے باعث جلد سے جلد ہاتھوں ہاتھ نذر خریداران و شائقین ہو گئی۔ اسمیں بنی نوع انسان کے مورث اعلیٰ حضرت آدم علیٰ نبینا کے وہ واقعات دکھلائے گئے ہیں جو اون کی تخلیق کے وقت سے آخر تک ہوئے جنمیں اون کے مراتب و مدارج کا تذکرہ اور پھر شیطان ملعون کی شیطانیت سے اونکے گناہوں کا خمیازہ اونکو ملنا۔ جنت کا چھین لیا جانا اور اونکا مضطرب و بیقرار ہونا اور آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبردست شخصیت کی برکات و فتوحات کا ظہور ہونا اور دنیا سے کفر و ضلالت کا یک قلم مٹ جانا۔ مسیحیت کی صداقت اور عیسائیت کی حقیقت کا سچا فوٹو اقصائے عالم میں کھنچ جانا ہے تمام واقعات نہ صرف دنیائے مسیحیت ہی سے تعلق رکھتے ہیں بلکہ دیگر آسمانی مذہبوں سے ایک حد تک تمام و کمال وابستہ ہیں۔ اس کتاب کو اگر دنیا کی سب سے پہلی اور سچی الہامی تاریخ کہا جائے تو یقیناً صحیح ہوگا معلومات عامہ کا بے نظیر مجموعہ اور ادبی لٹریچر کا بیش بہا ذخیرہ ہے جس سے ہر کس و ناکس مختلف طور پر مستفید ہو سکتا ہے۔ امید ہے کہ ناظرین مسٹر صدا کی حوصلہ افزائی فرمائیں گے اور اس ایڈیشن کو بھی جلد سے جلد اپنے پیش نظر کر کے قابل مترجم کے عزیز ترین اور نیک نام کارنامہ کی داد دینگے۔ حجم ۱۰۴ صفحہ تقطیع ۲۰×۲۶ ۱/۸ کاغذ، لکھائی چھپائی اور قیمت قابل اطمینان ہے۔ قیمت عہ مسٹر صدا کے مذکورہ صدر پتہ سے طلب کرنے پر مل سکتی ہے۔

سید محمد حسین افقر موہانی۔ کوکب ہند مطبوعہ ۲۹ اگست سنہ ۲۴ء

فردوس بازیافتہ

فردوس گم شدہ کے تسلسل میں یہ دوسری مثنوی ہے جسمیں کھوئی ہوئی جنت کو پھر انسانی تصرف میں دے جانیکا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس مثنوی کی بحر فردوس گم شدہ کی بحر سے بدلی ہوئی ہے۔ مگر اردو لٹریچر کے لحاظ سے یہ اوس سے زیادہ فصاحت آمیز ہے۔ ہر دو نسخوں میں انسان اشرف المخلوقات کے قبضہ اقتدار اور اوس کی فطرتی شخصیت کا خاکہ کھینچ کر اس کو اولاً جنت کا حقیقی باشندہ قرار دیا گیا ہے۔ مگر اوس کی خطا و نسیان کے مواخذہ میں جنت کا چھین لیا جانا اور پھر ایک جلیل القدر نبی کے طفیل و برکات سے اوس کو اوس کے اصلی مرتبہ پر فایز المرام کیا جانا دنیا کی سب سے پہلی تاریخ ہے۔ جو نہ صرف مذہب عیسوی بلکہ اسلام کے مذہبی والہامی واقعات سے بھی کم و بیش پوری مطابقت رکھتی ہے۔ ایک تو الہامی واقعہ دوسرے مسٹر صدا کی نازک خیالی و سحر آفرینی پھر مثنوی کی طرحداری۔ ان تمام خوبیون نے اور بھی جلا دے کر ہر دو کتب کو غایت درجہ دلچسپ بنا دیا ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔

فردوس باز یافتہ کی قیمت صرف ۸ر فی جلد ہے۔ جو اپنی تمام ظاہری و باطنی خوبیون اور موجودہ حجم کے مقابلہ مین بالکل ہی کم ہے۔

جملہ درخواستیں مسٹر علی چرن صدا ڈپٹی انسپکٹر مدارس لکھنؤ کے پتہ سے ہونی چاہئیں۔

سید محمد حسین افقر موہانی وارثی

از ڈسٹرکٹ گزٹ گونڈہ

ریویو
فردوس بازیافتہ

انگریزی کے شاعر عدیم المثال ملٹن کی معرکۃ الآرا مثنوی پیراڈائز ریگینڈ کا ترجمہ مصنفہ جناب مسٹر عیسیٰ چرن صدا ڈپٹی انسپکٹر مدارس لکھنؤ۔

مسٹر صدا نے کئی سال پہلے اس نامور شاعر کی مثنوی پیراڈائز لوسٹ کا ترجمہ شایع کیا تھا۔ جو پسند کیا گیا۔ اور ہاتھوں ہاتھ نکل گیا۔ اب اُنھوں نے ملٹن کی اس دوسری مثنوی کا ترجمہ بھی شایع کر دیا ہے۔ اگرچہ اس میں مذہبی رنگ زیادہ ہے۔ اور خالص مسیحیت کے معتقدات سے کام لیا گیا ہے۔ مگر ادبی حیثیت سے ملٹن کا کلام ایسا نہیں کہ شعر و سخن کا ذوق رکھنے والے اس کی طرف سے بے توجہی کریں۔ اسی طرح یہ ترجمہ بھی اس قابل ہے کہ ہر شخص اور ہر مذہب والے کی نظر سے گذرے۔ صرف اتنا فرق ہے کہ ملٹن کہتا ہے کہ گم شدہ جنّت صرف حضرت مسیحؑ کی ذاتِ بابرکات سے دوبارہ حاصل ہوئی۔ اور ہم معتقد ہیں کہ تمامی انبیاءِ سلف نوحؑ و ابراہیمؑ و موسیٰؑ و عیسیٰؑ وغیرہم اور سب سے زیادہ حضرتِ رسولِ مقبول محمد مصطفےٰ صلوات اللہ علیہم اجمعین سب کی تبلیغی کوششوں کو اس میں دخل تھا۔ بہرحال مسٹر صدا کی کوشش ہر مذہب والے صاحبِ سخن کی نظر میں قابلِ داد ہے۔ لہٰذا ہم اس کو پبلک کے سامنے پیش کرکے امید کرتے ہیں کہ ملک قدر کریگا۔ یہ مثنوی ۲۰ + ۲۶ سائز کے ۸۲ صفحوں اور ۱۷۳۸ اشعار میں ختم ہوئی ہے۔ اور چار حصوں میں منقسم ہے۔ نول کشور پریس لکھنؤ میں سفید کاغذ پر چھپی ہے۔ اور قیمت فی جلد ۸/ خود مصنف یعنی مسٹر عیسیٰ چرن صدا ڈپٹی انسپکٹر مدارس لکھنؤ سے براہِ راست مراسلت کرکے منگوائی جا سکتی ہے۔

۱۶۴۰

از دلگداز مطبوعہ جنوری سنہ ۲۳ء